مسلسل اشاعت کے ترپن سال

# ماہنامہ الحق

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

638 / صفر ۱۴۴۰ھ اکتوبر ۲۰۱۸ء

بیاد
شیخ الحدیث
مولانا عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ

سرپرست اعلیٰ
مولانا سمیع الحق

مدیر اعلیٰ
مولانا راشد الحق سمیع

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّم تَسلِیمًا

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

جلد نمبر ............ 54
شمارہ نمبر ............ 01
صفر ............ ۱۴۴۰ھ
اکتوبر ............ 2018

# ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی

## اس شمارے کے مضامین


- نقش آغاز: وزیر اعظم جناب عمران خان سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی ملاقات۔ ۲
  حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی زیر صدارت آل پارٹیز کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ۔ ۴
  جمعیت علماء اسلام کے نائب صدر جناب ظہیر الدین بابر کی رحلت ............ مولانا راشد الحق سمیع ۶
- مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری ............ مولانا عرفان الحق حقانی ۷
- عدل وانصاف ............ شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ ۱۶
- مولانا شیر علی شاہ کی تحقیقی کاوش: تفسیر حسن بصری کا تعارف ............ مولانا سعید الحق جدون ۲۰
- مغربی تہذیب وثقافت اور مسلمان خواتین ............ مولانا یزید احمد نعمانی ۳۷
- علماء کیلئے تجارت کے آسان طریقے ............ محترمہ ورده صدیقی ۴۰
- داستانِ رفتگان ...... (مولانا جلال الدین حقانی، ظہیر الدین بابر، گلزیز حقانی) ...... مولانا ابوالمعز حقانی ۴۳
- چین میں اویغور مسلمانوں کا استحصال ............ جناب اسامہ الطاف ۵۴
- دارالعلوم کے شب و روز ............ مولانا حامد الحق حقانی ۵۷
- تعارف وتبصرہ کتب ............ ادارہ ۶۰


ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔
فون نمبر: +92 923 -630435
فیکس نمبر: +92 923 -630922
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com
ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk
فیس بک ایڈریس: facebook\Alhaq Akora Khattak
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/40 روپے۔ سالانہ -/400 روپے۔ بیرون ملک $40 امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق ' مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ منظور عام پریس پشاور
کمپوزنگ: بابر حنیف

نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

# وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان سے مولانا سمیع الحق کی ملاقات اور اہم مسائل کے حل پر یقین دہانی

۱۲۔اکتوبر ۲۰۱۸ء کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب سے دو گھنٹے طویل ملاقات ہوئی ،اس ملاقات میں قومی و بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا اور ملک کو درپیش مشکلات و مصائب اور بحرانوں کے علاوہ خصوصاً دینی مدارس کو درپیش مسائل سے حضرت مولانا مدظلہ نے جناب وزیراعظم عمران خان صاحب کو آگاہ کیا۔اسی طرح اسلام اور ملک دشمن عناصر کی دینی مدارس کے خلاف سازشوں اور منفی پروپیگنڈوں سے بھی انہیں باخبر کیا، کیونکہ مختلف لابیز اور سیاسی حلقے دینی مدارس کے بارہ میں نئی حکومت کے ''متوقع اقدامات'' کے خلاف چہ میگوئیاں اور سیاسی بیانات دے کر تشویش پیدا کررہے تھے،بالخصوص مغربی اور سامراجی قوتوں کی توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم اور قادیانی لابی کی مختلف سرگرمیوں کے بارہ میں بھی اپنے تحفظات سے انہیں آگاہ کیا گیا۔جس کے جواب میں وزیراعظم نے ایسے تمام بے بنیاد خدشات اور منفی پروپیگنڈوں کی کھلے الفاظ میں مذمت کی بلکہ واضح کیا کہ دینی مدارس اور طلباء کے بارہ میں ہر اہم فورم اور بڑے اجتماعات میں ان کی اہمیت کے بارہ میں، میں انکے جذبات اور ضروریات کا ذکر کرتا رہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ دینی مدارس کو بھی عصری تعلیمی اداروں کے برابر حیثیت اور مقام دیا جائے (مدیر)

---

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیراعظم جناب عمران خان صاحب نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو یقین دہانی کروائی اور کہا کہ ہمارے ہوتے ہوئے کوئی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والے آئینی ترمیم اور ناموس رسالت ایکٹ میں ردوبدل کے بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتا ،یہ دونوں باتیں وزیراعظم پاکستان نے جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے خصوصی ملاقات میں کہیں، دو گھنٹے کی اس ملاقات میں اہم دینی اور ملکی مسائل زیر بحث آئے اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے انہیں اپنی جماعت جمعیت علماء اسلام اور دفاع پاکستان کونسل میں شامل جماعتوں کے موقف سے آگاہ کیا، سینٹ میں توہین رسالت ایکٹ کے بارہ میں مسئلہ اٹھانے کو جناب عمران خان صاحب نے کسی کی شرارت قرار دیا اور کہا کہ کابینہ میں یہ مسئلہ نہ کسی بھی فورم میں زیر بحث

آیا ہے، اور میں نے اسے واپس لینے کا فوری حکم جاری کردیا ہے۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے انہیں قادیانیوں کے ملک دشمنی پر مبنی سامراجی سازشوں اور مغربی قوتوں کی مذکورہ دونوں آئینی ترامیم کو ختم کرنے میں درپردہ مسلسل کوششوں سے آگاہ کیا اوران دونوں ترامیم کے بارہ میں قومی اسمبلی میں پیش کی گئی تفصیلات انہیں پیش کیں۔ وزیراعظم نے ملک کے اقتصادی مشکلات سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کو تفصیل سے آگاہ کیا اور کہا کہ حکمران کرپشن کی وجہ سے خزانہ لوٹ چکے ہیں، ہر ماہ اربوں روپوں کے قرضوں کو اتارنے کے لئے مزید قرضے چاہئیں، تمام اداروں کو سیاسی بھرتیوں اور من پسند افراد کی تقرریوں سے برباد کردیا گیا ہے، غیرضروری حکومتی پراجیکٹس اور ان میں اربوں روپے کی کمیشن کے باعث ملک کو شدید مالی بحران کا سامنا ہے۔ بظاہر ایک ماہ کیلئے بھی ملک چلانا مشکل ہے، چند ماہ قوم اور حکومت کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، میری کوشش ہے کہ چند ماہ میں یہ صورتحال سدھر جائے۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے پاکستان میں مقیم افغان مہاجرین اور بنگالیوں کو نیشنلٹی دینے کے اعلان کو جلد عملی جامہ پہنانے کا مشورہ دیا اوراس کے سیاسی اقتصادی اور دفاعی فوائد سے آگاہ کیا اور پاک افغان بارڈر پر مہاجرین کی آمدورفت سے ہر ماہ ویزے کی تجدید اوردیگر مشکلات سے آگاہ کیا جس پر انہوں نے سپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر صاحب کو کمیٹی بنا کر اسے حل کرنے کا حکم دیا۔ دینی مدارس کے بارہ میں پھیلائی گئی خبروں کے بارہ میں وزیراعظم نے مولانا مدظلہ کو یقین دلایا کہ ہم دینی مدارس کے مسائل سے آگاہ ہیں اور ایسے کسی اقدام کا سوچ بھی نہیں سکتے جس سے مدارس پر کوئی قدغن لگ سکتی ہو، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے مدارس کی تنظیمات کے ساتھ ملاقات میں پیش کردہ تجاویز پر جلدی عملدرآمد ہونے کا مشورہ دیا اور کہا کہ اس بارہ میں ہمیشہ مدارس کے وفاقوں سے رہنمائی حاصل کرنے کی تجویز دی، وزیراعظم نے کہا کہ میں روز اول سے مدارس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور انہیں دین کے اہم مراکز سمجھتا ہوں اورانہیں یونیورسٹیوں اور کالجز کے برابر مقام دینا چاہتا ہوں۔

افغانستان میں قیام امن کی ضرورت اوراہمیت کے بارہ میں جناب عمران خان صاحب نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے جدوجہد کو مزید تیز کرنے کی خواہش ظاہر کی، ملاقات میں اسپیکر قومی اسمبلی جناب اسد قیصر صاحب اور سیاسی امور کے مشیر جناب نعیم الحق صاحب بھی موجود تھے۔

# حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی زیر صدارت
# آل پارٹیز کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ
# بھارت کی پاکستان کو جارحانہ دھمکیاں، کشمیر میں شرمناک مظالم

۳۰ ستمبر ۲۰۱۸ بروز اتوار کو اسلام آباد میں دفاع پاکستان کونسل کے زیر اہتمام آل پارٹیز کانفرنس کا مشترکہ اعلامیہ پیش کیا گیا جس افادہ عام کے لئے پیش کیا جارہا ہے..........(مدیر)

---

بھارت کی پاکستان کو جنگ کی دھمکیاں جنوبی ایشیا کا امن برباد کرنے کی خوفناک سازش ہے پاکستانی قوم بھارتی جارحیت کیخلاف افواج پاکستان کیساتھ اور دشمن کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے ہمہ وقت تیار ہے۔

☆ بھارتی آرمی چیف آر ایس ایس کے آلہ کار بن کر متنازعہ بیان بازی سے گریز کریں۔ایٹمی پاکستان کو دھمکانے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔

☆ بھارتی گیدڑ بھبھکیوں اور مسئلہ کشمیر پر سیاسی و عسکری قیادت کا جراتمندانہ موقف لائق تحسین ہے۔ملک بھر کی مذہبی و سیاسی قیادت اور عوام کا ہر طبقہ ان کے موقف کی تائید وحمایت کرتا ہے۔

☆ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں سانحہ اے پی ایس، مستونگ اور سمجھوتہ ایکسپریس میں بھارت کو ملوث قرار دینا حقائق کے عین مطابق ہے۔دہشت گردی کے ان واقعات میں ملوث درندوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کیلئے بین الاقوامی دنیا اپنا کردار ادا کرے۔

☆ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے شان رسالتؐ میں گستاخیوں کے واقعات کی مستقل روک تھام کیلئے

حکومت بین الاقوامی سطح پر تمام انبیا کی شان میں گستاخی کی سزا کا قانون پاس کروانے کیلئے قائدانہ کردار ادا کرے اور سفارتی سطح پر بھرپور مہم چلائی جائے۔

☆ پاکستان میں قادیانیت پروان چڑھانے کی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ راجہ ظفر الحق رپورٹ منظر عام پر لائی جائے اور اہم عہدوں پر تعینات قادیانیوں کو فی الفور برطرف کیا جائے۔

☆ مولانا سمیع الحق کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے گی جو وزیر اعظم عمران خان اور دیگر وزرا سے ملاقات کر کے گستاخانہ خاکوں سے متعلق عالمی سطح پر قانون سازی کروانے اور عقیدہ ختم نبوت قانون کیخلاف سازشیں ناکام بنانے پر زور دے گی۔وزیر اعظم اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لیجانے کا وعدہ پورا کریں۔

☆ لاہور، کراچی، کوئٹہ، پشاور اور دیگر بڑے شہروں میں آل پارٹیز کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے گا اور ملک میں اتحاد و یکجہتی کا ماحول پیدا کرنے کیلئے علماء کو جمع کر کے بڑے کنونشن منعقد کئے جائیں گے۔

☆ کشمیر میں کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال انسانیت کیخلاف سنگین جرم ہے بھارتی دہشت گردانہ واقعات کی بین الاقوامی جنگی ٹریبونل کے ذریعہ تحقیقات کروائی جائیں اور انڈیا کو دہشت گرد ملک قرار دیا جائے۔

☆ مقبوضہ کشمیر میں ڈھونگ انتخابات کی کوششیں دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہیں۔ انتخابات رائے شماری کا متبادل نہیں، بین الاقوامی دنیا مظلوم کشمیریوں کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان کا حق خود ارادیت دلوائے۔

☆ اجلاس کے شرکا بھارتی تحقیقاتی ادارے این آئی اے کی طرف سے حریت قائدین کی نظر بندیوں اور گرفتاریوں کی شدید مذمت اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ کشمیری و پاکستانی قوم بھارتی آئین کی دفعہ 35اے ختم کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہونے دے گی۔

☆ اقوام متحدہ کی کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالیوں سے متعلق رپورٹ حقائق کے عین مطابق ہے سلامتی کونسل کو چاہیے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں جاری بھارتی ریاستی دہشتگردی بند کروائے۔

وفیات

# جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب صدر علامہ ظہیر الدین بابر کی رحلت

پیکر وفا، انس ومحبت کے مجسمے اور متعدد صلاحیتوں کی متصف شخصیت جناب علامہ ظہیر الدین بابر کی اچانک رحلت سے جمعیت علماء اسلام اور دار العلوم حقانیہ دونوں ہی انتہائی رنجیدہ اور غمزدہ ہیں۔ جناب بابر صاحب جمعیت علمائے اسلام کے اس قافلہ کے گنے چنے شخصیات میں سے تھے جو تقریباً چالیس برس سے والد مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ سیاسی نشیب و فراز کی وادیوں، صحراؤں، سنگلاخ چٹانوں اور ہر منزل پر نہ صرف شریک سفر رہے بلکہ ایک مردِ مجاہد اور خادم کی طرح اپنے قائد کے پشتبان اور رفیق کارواں رہے۔ سیلف میڈ ظہیر الدین بابر صاحب پیشہ کے اعتبار سے ایک بہترین وکیل تھے، اور ساتھ ہی جمعیت طلباء اسلام کے سرگرم رکن اور عہدیدار بھی۔ بعد میں آپ مختلف حالات واقعات سے گزر کر حضرت مولانا مدظلہ کے ہمراہ جمعیت علمائے اسلام کی بھرپور خدمات سرانجام دیتے رہے اور مرکزی نائب صدر کے عہدے تک پہنچ گئے۔ عمر بھر جمعیت علمائے اسلام اور اکابرین جمعیت اور دار العلوم حقانیہ کے ساتھ تعلق خاطر نبھایا اور بھرپور جانی ومالی تعاون سے بھی ہمیشہ دریغ نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے چھوٹے سے کاروبار میں برکت ڈال دی تھی اور آہستہ آہستہ انہوں نے ترقی کرتے کرتے لاہور جیسے مہنگے ترین شہر میں بہت بڑی پرائیویٹ رہائشی سوسائٹی قائم کرلی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے دینی و دعوتی کاموں کے لئے ابھی کچھ عرصہ پہلے اپنا ٹی وی چینل ''اسٹار ایشیا نیوز'' بھی شروع کیا تھا۔ جسے آپ مروجہ کاروباری طریقوں سے ہٹ کر دعوتی واسلامی ذہن سے چلا رہے تھے اور اس میں مسلسل خسارہ بھی برداشت کررہے تھے لیکن آپ کا مقصد چونکہ دینی اور فکری مواد کی تشہیر کا تھا اسی لئے آپ نے ہر قسم کا خسارہ اور نقصان برداشت کیا۔ کچھ عرصہ سے آپ جگر کے عارضے میں مبتلا ہوگئے تھے اور اسی مقصد کیلئے آپ ہندوستان آپریشن کی خاطر تشریف لے گئے مگر دوبار جگر ٹرانسپلانٹ کرانے کے باوجود آپ کی حالت نہ سنبھل سکی۔ کئی ماہ آپ وہاں زیر علاج رہے لیکن بدستور انکی حالت خراب ہوتی چلی گئی، آخر کار وہ بتاریخ ۲۵ ستمبر ۲۰۱۸ء کو اس دنیا رنگ و بو سے اپنا منہ موڑ لیا، لاہور میں نماز جنازہ ان کی وصیت کے مطابق حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے پڑھایا، مجھے بھی جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، اللہ تعالیٰ انکو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور انکے باکمال و باصلاحیت بڑے صاحبزادے غازی بابر، عبداللہ بابر، غیاث الدین بابر اور اہلیہ و دیگر کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امین

(قسط ۶۸)

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

# مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

## ۱۹۸۷ء کی ڈائری

## شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی نفاذ شریعت کے لئے اسمبلی میں مساعی

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

---

### ختم بخاری شریف اور امتحانات کا انعقاد

مئی ۱۹۸۷ء: دارالعلوم کے تعلیمی سال کے اختتام پر رجب کے آخری عشرہ میں دارالعلوم کی جامع مسجد میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی ، حسب سابق اس سال بھی بغیر کسی پیشگی اطلاع اور اعلان کے قرب وجوار سے دارالعلوم کے محبین ومخلص علماء وفضلاء اور شائقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی ، حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا، اور مختصر خطاب بھی فرمایا، اس موقع پر طلباء دورہ حدیث کی دستار بندی کے علاوہ دارالحفظ والتجوید کے ۲۵ طلبہ کو حفظ القرآن کی سندات بھی تقسیم کی گئیں۔

۲۷ رجب سے تعلیمی سال کے اختتام پر دارالعلوم کے سالانہ تقریری اور تحریری امتحانات منعقد ہوئے جو ہفتہ بھر جاری رہے ، طلبہ دورۂ حدیث اور دوسرے درجات کے جن طلبہ نے وفاق

المدارس کے امتحانات میں شرکت کی تھی ، ان کیلئے کراچی اور ملک کے دوسرے حصوں سے علماء کرام نگرانی کیلئے تشریف لائے اس سال اوراب کے کے امتحانات کے نتائج کے پیش نظر عمومی طور پر طلبہ کا تعلیمی معیار تسلی بخش رہا۔

## مولانا الیاس اکوڑوی اور مولانا اشرف مردانی کی نمایاں کامیابی

نیز دارالعلوم کے دورۂ حدیث کے دو طلبہ کواس سال یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ وفاق المدارس کے امتحانات میں پورے ملک کی سطح پر انہوں نے دوم اورسوم پوزیشن حاصل کی، چنانچہ مولانا محمد الیاس اکوڑی نے ۶۰۰ میں ۵۵۵ نمبر حاصل کر کے کل پاکستان میں دوسری اور مولانا اشرف علی مردانی نے ۶۰۰ میں سے ۵۵۲ نمبرات حاصل کر کے ملکی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی ۔

**سفر عمرہ : مئی ۱۹۸۷:** احقر ( سمیع الحق ) دارالعلوم حقانیہ کے استاذ جناب مولانا انوارالحق ، الحق کے منیجر شفیق فاروقی ، اور کاتب الحق جناب مولانا محمد عبدالواحداختر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عمرہ ادا کرنے کی غرض سے حجاز مقدس گئے ،عشرہ بھر وہیں قیام رہا، یکم شوال کو بخیر وعافیت واپسی ہوئی

**مولانا پیر محمد وقفی کی شہادت :** دارالعلوم کے ایک لائق ہونہار ، جواں سال روحانی فرزند اور مجاہد فاضل جناب مولانا پیر محمد وقفی فاضل حقانیہ بھی اپنے دوسرے رفقاء کی طرح جہاد افغانستان میں روسی دشمن سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے ،انا للہ وانا الیہ راجعون.

شہید موصوف نے درس نظامی کی تکمیل اوردورہ حدیث دارالعلوم میں کیا تھا، چھ سات سال دارالعلوم میں زیر تعلیم رہے حضرت شیخ صاحب دامت برکاتہم سے عقیدت اور گرویدگی تھی ، اخلاص وایثار اور جذبۂ قربانی کی مجسم تصویر تھے ، نظم وضبط ،تحریک وتنظیم اور جہاد ان کی فطرت اور طبیعت ثانیہ بن چکا تھا، طالب العلمی کے زمانہ میں بھی تعطیلات کے ایام میں دارلعلوم سے طلبہ کی جماعتیں ساتھ لے کر میدان کارزار میں عملاً شریک ہوا کرتے تھے، دارالعلوم کے تمام اساتذہ ومشائخ کے مخلص خادم اور منظور نظر تھے، مرحوم کی مظلومانہ شہادت کی خبر دارالعلوم حقانیہ، حقانی فضلاء اور مجاہدین کے حلقوں میں حددرجہ رنج وقلق سے سنی گئی۔ جوں ہی یہ روح فرسا خبر دارالعلوم پہنچی تو اساتذہ وطلبہ نے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی مرحوم کیلئے رفع درجات ،ایصال ثواب ،ان کے خاندان اور جملہ شہداء ومجاہدین افغانستان کی کامیابی کیلئے دعائیں کی گئیں۔

**حقانیہ سکول میں تعمیرات کی تکمیل اور ہائی کلاسوں کا اجراء:** الحمدللہ کہ تعلیم القرآن ہائی سکول کا جدید اور عظیم تعمیراتی منصوبہ مکمل ہوگیا ہے مڈل سکول کی قدیم عمارت پر جدید بالائی منزل کی تعمیر

کافی عرصہ سے کام جاری تھا، تاہم اس سے تعلیمی کام متاثر نہیں ہوا، مناسب منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے بالائی منزل کا یہ عظیم منصوبہ جو متعدد درسگاہوں، اسٹاف روم، وسیع ہال، لائبریری اور دفاتر پر مشتمل ہے، بڑے شاندار طریقہ سے مکمل ہوگیا۔ تعلیم القرآن سکول کے درجہ مڈل سے ہائی ہوجانے کے پیش نظر کئی نئے اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا، سائنس اور تعلیمی امور سے متعلق نئے تقاضوں اور ضرورتوں کے پیش نظر مزید متعلقہ اشیاء بھی مہیا کردی گئی ہیں اور اب نہم ودہم کی باقاعدہ کلاسوں کا اجراء بھی کردیا گیا ہے، الحمدللہ کہ تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول اپنی دینی اور دنیوی تعلیم کے امتزاج اور تعلیمی وتربیتی معیار کے پیش نظر علاقہ بھر میں مقبول اور لوگوں کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز رہا ہے، جس کے پیش نظر تعلیمی سال کے آغاز پر نئے داخلوں کے وقت خواہشمند طلبہ کی کثرت کے پیش نظر گنجائش کو ملحوظ رکھ کر داخلہ کیا جاتا ہے۔

# غیر اسلامی بجٹ کی وجہ سے متحدہ شریعت محاذ کا بائیکاٹ

۹ رجون کو قومی اسمبلی کے صبح کے اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے متحدہ شریعت محاذ کے فیصلے کے مطابق بجٹ سیشن سے شریعت محاذ کے تمام ارکان کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان فرمایا، جو اختتام تک جاری رہا، محاذ کے رہنماؤں کے بائیکاٹ کے بعد اپوزیشن اور اسلامی پارلیمانی محاذ کے ارکان نے بھی وقتی، علامتی بائیکاٹ کرکے شریعت محاذ کے بائیکاٹ کو مؤثر بنایا، الحمدللہ کہ بجٹ کے سلسلہ مین حکومت نے نظر ثانی کرلی، مگر اصل مسئلہ نفاذ شریعت پر حکومت تاحال ٹس سے مس نہ ہوئی، ان شاء اللہ پارلیمانی تاریخ میں محاذ کے اس فیصلہ اور حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ کے اس اعلان کا ایک اہم مقام رہے گا۔

## شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا بجٹ پر اظہار خیال

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ محترم سپیکر صاحب!

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی میں آپ کا مختصر وقت لوں گا، چونکہ ایوان میں ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں، کہ اس بجٹ پر غور کریں کہ آیا یہ قابل برداشت ہے یا نہیں آیا شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے یا نہیں مخالف ہے کیا اس سے مظلوم کی دادرسی ہوتی ہے؟ ظالم سے بدلہ لیا جاتا ہے؟ بہر تقدیر اس بجٹ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو بحیثیت جمہوری ہونے کے، اس کے متعلق ہمارے اکثر لوگوں کا کہنا ہے، کہ یہ جمہوری ہے، میرا خیال یہ ہے کہ مجھ سے پہلے جو تقریریں ہوئیں انہوں نے تصریح کردی کہ وزرا صاحبان بازار میں ذرا جاکر تحقیق کرلیں تو ہر چیز کی قیمت اور نرخ بڑھ چکے ہیں، کرائے بڑھ چکے ہیں پھر

بھی حالت یہ ہے کہ اس کو عوامی اور جمہوری کہا جاتا ہے تو میری سمجھ میں یہ آتا ہے، کہ جمہوری معنی ہے، عوامی اور عمومی یعنی یہ بجٹ ایسا ہے، کہ جس سے انسان، بچہ، بوڑھا، عورت یہاں تک کہ حیوانات بھی اس کے برداشت سے معذور ہیں، اس کی زد میں آرہے ہیں، اور ان سب کو تکلیف پہنچ رہتی ہے، جمہوریت کے نام پر سب لوگوں کو جکڑ دیا اور سب لوگوں کی کمر توڑ دی، ہر چند شکوہ وشکایت ہے جب ہم بازار میں پھرتے ہیں تو ہمیں لوگ کہتے ہیں، کہ ہماری تباہی وبربادی آپ ممبران دیکھ رہے ہیں، اور کچھ آواز نہیں اٹھاتے۔

**اسلام کے نام پر آنے والو سب اپنے گریبان میں دیکھو:** تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ جمہوری تو قطعاً نہیں، رہی اسلام کی بات کہ اس ملک میں اسلام نافذ ہوگا، اور یہاں جو اسلام چاہتا ہے، وہ ہمیں ووٹ دے، ہم سب لوگوں جو یہاں آئے ہیں، حقیقت یہ ہے، کہ آپ سب لوگ اپنے گریبان میں دیکھیں کیا تم لوگوں نے وعدہ نہیں کیا کہ ہم شریعت کا نفاذ کریں گے، ؟ اگر کیا ہے اور یہ بات درست ہے، کہ چھوٹے بڑے یہاں جتنے بھی ایوان میں ہیں سینٹ میں ہیں انہوں قوم سے وعدہ کرلیا ہے، کہ اسلام کو نافذ کریں گے، اب جب سینٹ میں یہ بل پیش ہوا تو اب بیانات آرہے ہیں، کہ ہم یہ شریعت بل نافذ نہیں کریں گے بلکہ ایسی شریعت نافذ کریں گے جس پر سب کو اتفاق ہو، تو بھائی اگر آپ سب کا اتفاق چاہتے ہیں تو اول تو یہ ہے کہ یہ چودہ سو برس تک یہ اسلام نافذ اور جاری رہا، اس وقت کسی نے نہیں کہا کہ اس میں اختلاف ہے، اگر ایسا ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ رات اور دن میں اختلاف ہے، تو اس سے بھی نکل جاؤ اور زمین وآسمان میں بھی اختلاف ہے، اس سے بھی نکل جاؤ اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آجاتا ہے جب کہ حق وباطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آجاتا ہے جبکہ حق وباطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

یہ عجیب مسئلہ ہے، کہ جب اسلام کا مسئلہ آتا ہے، تو کہا جاتا ہے، کہ اس میں اختلاف کو دور کریں گے، آپ کیسے دور کریں گے حق وباطل میں اختلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رہا، اور ان سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں ان کے زمانے میں بھی اختلافات رہے ہیں، ان کے زمانے میں بھی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اختلافات رہے ہیں، تو وہاں تو کسی نے یہ نہیں کہا، آج یہ کہا جارہا ہے، کہ ہم اختلاف کو مٹائیں گے۔

بھائی! میں تفصیل سے عرض نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ٹال مٹول ہے، اسلئے کہ اگر کوئی اختلاف نہ کرے تو وہ بھی کھڑا ہوجائے، اور وہ بھی یہ کہہ دے کہ بھائی میرا مطالبہ ہے یہ صرف پاکستان ہی نہیں ہے، کہ حکومت چلاتا ہے، ایران بھی تو چلاتا ہے، جایئے! ایران میں وہاں کتنے سنی ہیں ان کے کتنے حقوق کو جمع کیا گیا اور جاری کیا گیا۔

کوئی ہے یا اسی طریقہ سے دوسری حکومتوں میں ملکوں میں وہاں بھی تو اقلیتیں ہوا کرتی ہیں یہاں بھی اقلیتوں کے الگ حقوق ہیں، شریعت میں ان کو پورے حقوق کا تحفظ دیں گے الغرض محض بہانہ ہے، تو میں یہ عرض کرتا ہوں، کہ اسلام (شریعت بل) تو ابھی ہمارے ایوان نے مانا نہیں، سینٹ میں ابھی جھگڑا ہے، اس پر تو ابھی جو پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا، بچہ پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا، اسلام بصورت شریعت بل ابھی ہم لوگوں نے مانا نہیں ہے، اور ہم اس کے مخالف ہم اس میں انتظار کریں کہ اختلاف مٹ جائیں آسمان اور زمین مٹ جائیں تو تب اختلاف ہے نا۔

**جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو بجٹ کیسے اسلامی تھا:** اس اختلاف کو مٹانے کے انتظار میں ابھی اسلام نہیں آیا، تو جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو یہ تمہارے بجٹ اسلامی کیسے بنا؟

اسلامی ہے یا کفرانی ہے، اسلام ہے ہی نہیں، ابھی جاری کریں گے، غور کریں گے، اتفاق آئے اختلاف ختم ہوگا سب اس کے بعد یہ مراحل طے ہوں گے، یعنی اسلام آنے کے بعد چالیس برس ہم حکومت چلاتے رہے عوم کو کہتے رہے، کہ اسلام لائیں گے اور ہم ایوان کے جو ممبر ہیں وہ یہ کہتے رہے، کہ ہم اسلام لائیں گے، وہ اسلام کہاں ہے لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ اسلام ہے کہ ہر چیز کو مہنگا کر دیا گیا، ہر برائی بے حیائی پھیلا دی گئی، اسلئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپکا زیادہ وقت نہیں لیتا، میں اپنے شریعت محاذ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ بجٹ نہ اسلامی ہے نہ جمہوری بلکہ غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے

محاذ کے مشورے کے مطابق یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ اسلامی نہیں ہے، جمہوری نہیں ہے، یہ بالکل غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے، میں اس کی تائید نہیں کرتا اور متحدہ شریعت محاذ کے ممبر بھی اس کی تائید نہیں کرتے، تو اس بجٹ کا بھی ہم بائیکاٹ کریں گے ہم کہیں گے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوتے، ہم کیوں ظلم میں شریک ہوں ہم اس بجٹ میں شریک نہیں ہوتے، اس بجٹ کا بائیکاٹ کریں گے ہم کہیں گے اس بجٹ کا بائیکاٹ کرتے ہیں، اس بجٹ کا ہمارا بائیکاٹ ہوگا، میں اپنے متحدہ شریعت محاذ کے بزرگوں سے اور دوسرے ممبر بھی مسلمان ہیں ہمارے پکے مسلمان ہیں، پختہ مسلمان ہیں ان سے بھی میں عرض کروں گا، کہ شریعت کا انکار نہ کریں، اور شریعت کا نفاذ فرمائیں، فوراً اعلان کر دیں تا کہ یہ ہمارے بجٹ اور یہ ہماری، تمام چیزیں عبادتوں میں شمار ہو جائیں، میں اس کا بائیکاٹ کرتا ہوں اور میرے ساتھ میرے جو بزرگ ہیں وہ اس ایوان کے اس بجٹ کا انقطاع کا اعلان کرتا ہوں باقی دوسرے بزرگ بھی مجھے یقین ہے، کہ ان شاء اللہ ہمارے ساتھ بائیکاٹ میں شمولیت فرمائیں گے۔

## جہاد افغانستان کے مختلف محاذوں کی رپورٹ (مولانا حلیم حقانی کے قلم سے)

جون ۸۷/۱۹۸۷ء دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولانا محمد حلیم حقانی بھی دوسرے فضلاء دارالعلوم کی طرح روسی نجیب فوجوں سے جہاد افغانستان کے میدان کارزار میں برسرپیکار ہے، انہوں نے حال ہی میں تازہ رپورٹ بھیجی ہے، جو کچھ یوں ہے کہ:

(۱) پوست کے مقام پر افغان مجاہدین کی سات جماعتوں کے اتحاد کی تنظیم نے روسی فوجوں کے ساتھ زبردست مقابلہ کیا، میں خود بھی اس میں شریک تھا، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی دعاؤں اور توجہ کے صدقے دارالعلوم کے دوسرے فضلاء کو بھی اس میں شرکت کی سعادت حاصل رہی، مجاہدین نے بڑی پامردی اور استقامت کے ساتھ دشمن کی فوجوں پر غلبہ حاصل کیا، اور ایک بجے کے قریب ہمیں فتح حاصل ہوئی، مجاہدین میں تیرہ حضرات کو شہادت کا مقام علیا حاصل ہوا، چودہ حضرات زخمی ہوئے روسیوں کے بہت سے فوجی مارے کچھ قید کرلئے گئے، اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے، مولانا جلال الدین فاضل جامعہ حقانیہ نے بھی اس محاذ پر ہماری بھرپور مدد کی تھی، انہوں نے اپنی کمانڈ کے ۳۵ سپاہی یعنی مجاہدین ہماری مدد ونصرت کیلئے اس محاذ پر بھیج دیئے تھے، تیرہ شہداء سے مجاہدان کے رفیق ہیں، الحمدللہ کہ اس معرکہ میں مجاہدین کو ایک سو بیس کلاشنکوف ۱۵ عدد بڑی مشینیں، چار عدد توپیں، تین عدد زیکیو یک مشین، ۵ عدد دھواں توپ، دو عدد راکٹ انداز، ۲ عدد کوہی توپ، ایک سحرائی توپ، مجاہدین کو بطور مال غنیمت حاصل ہوئے، حضرت استاذ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ سے میرے اور تمام فضلاء حقانیہ جو دشمن سے میدان جہاد میں نبرد آزما ہیں تسلیمات بھی عرض کردیں اور استقامت وشجاعت اور فتح ونصرت کی دعاء کی بھی درخواست ۔

(۲) ماٹی سنا کی ولایت پکتیا کے قریب ایک شارع عام پر ہمارے مجاہدین سر میں سودائے شہادت لئے مسلح کھڑے تھے کہ اچانک نجیبی روسی فوجوں کی یلغار آن پڑی، زبردست لڑائی ہوئی، مجاہدین کی تعداد قلیل ترین تھی، بدقسمتی سے دشمن اس مقام سے ہم سے قابض ہوگیا مگر اللہ کے فضل وکرم سے ہم نے ہمت نہیں ہاری، سات جماعتی اتحاد ہوا، مختلف گروپوں اور لڑائی کے بعد اللہ پاک نے مجاہدین کو پھر سے غلبہ عطا فرمایا اور دشمن کی فوج بھاگ گئی، مولوی الف گل، جسے پکتیا محاذ کے جہاد کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی نے مجاہدین کی ایک جماعت کیساتھ یہاں کے سپاہیوں کی نصرت کیلئے بھیجا تھا، نے بڑی بے جگری سے شجاعت کا مظاہرہ کیا، ان کی تشریف آوری سے مجاہدین کی ڈھارس بندھی، دشمن کے چالیس سپاہی جہنم رسید کردیئے گئے، اور ستر سے زائد افراد ان کے شدید مجروح ہیں، ایک سو کے قریب کلاشنکوفیں، متعدد توپیں، مختلف

مشینیں مجاہدین کو مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، مجاہدین میں ۶ مجاہد شہید ہوگئے، شہید نصر اللہ اور شرین جمال شہید مولانا جلال الدین حقانی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے، جنہوں نے اس معرکہ میں شہادت نوش کی۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ شارع عام مجاہدین کے قبضہ میں ہے، اپنے استاذ گرامی قدر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے اس معرکہ میں مجھے شرکت کی سعادت حاصل رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تاحال خیریت وعافیت سے ہوں۔

(۳) اس ماہ ہمارے محاذ کے مجاہدین نے ہر طرف سے روسی نجیبی فوجوں پر ہر طرف سے حملوں کی یلغار کردی ہمارے دو مجاہد کفار کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور جبل السراج میں شہید کردیئے گئے، مجاہدین نے روسیوں کے طیارے مار گرائے اور کئی ایک روسی فوجی ہلاک ہوئے، اس کے بعد روسیوں نے ہوائی اور زمینی گولوں سے آگ برسائی اور ظلم وبربریت کا ریکارڈ قائم کردیا، عفیف عورتیں اور معصوم اور بیگناہ بچے جلا کر بھون دیئے گئے، یہ واقعہ سنگر ولایت کے مقام پر پیش آیا، جہاں مجاہدین مورچہ بند تھے، مگر ہوائی بمباری اور مسلسل چار روز تک آخر اس کی تاب کیسے لائی جاسکتی تھی، یہ تاریخ کا ایک عظیم حادثہ ہے، چند روز قبل ''سپرلی'' نامی ایک سرکاری طیارہ روسی کابل فوجیوں اور ہمنواؤں کو لئے جلال آباد سے کابل جارہا تھا کہ مجاہدین نے مار گرایا، طیارہ پانی کے ایک ڈیم میں گر کر تباہ ہوگیا، چالیس آدمی ہلاک ہوگئے اور تین آدمی زندہ گرفتار کرلئے گئے جواب مجاہدین کے قبضہ میں ہیں۔

(۴) مجاہدین کا ایک قافلہ جو دس روز سے مسلسل سفر ہجرت کررہا تھا کہ اچانک روسی درندوں کی ایک بڑی فوج کے نرغہ میں آگیا، اٹھارہ مجاہدین شہید کردیئے گئے، چھوٹے اور بے گناہ بچوں کو ماں کی چھاتیوں پر رکھ کر ذبح کردیا گیا، بہیمیت ودرندگی اور ظلم وتشدد کی ایسی مثال، درندوں میں بھی کم ملے گی، مگر روسی درندوں کی تاریخ اس سے معمور ہے۔

(۵) شوال کے پہلے عشرہ میں جب مولانا پیر محمد وثقی شہید، میدان کارزار میں دشمنوں کی گولیوں کا نشانہ بنے اور ان کا نچلا دھڑ کٹ گیا اور اس حالت میں گھنٹہ بھر زندہ رہے، تو جب تک ہوش رہا، اپنے اساتذہ بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے نام تسلیمات، درخواست دعا اور بخشش حقوق کا پیغام دیتے رہے، اور حاضرین کو اس کے پہچانے کی بار بار تاکید کرتے رہے، مرحوم نے شہادت سے پندرہ روز قبل شادی کی تھی مگر جہاد میں شرکت کی خوشی اور جذبہ شہادت سب کچھ پر غالب رہا۔

## حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ سے حکیم محمد سعید کی ملاقات اور عیادت

ہمدرد فاونڈیشن کے چیئر مین جناب حکیم محمد سعید صاحب مورخہ ۲۸ جون کو مغرب کے وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی عیادت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے اور شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے احقر کی اقامت گاہ پر ملاقات اور عیادت کی، امراض کی تشخیص و تحقیق کی اور معالجہ کے سلسلہ میں مفید ادویات کے نسخے تجویز کئے، علاوہ ازیں ملکی حالات اور قومی سطح پر طبی خدمات کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کیا حکیم صاحب نے عباسی حکمرانوں کی طرح قدیم طرز کے "مدینۃ الحکمۃ" آباد کرنے کے اپنے وسیع اور عظیم تعمیراتی منصوبہ کی تکمیل اور استحکام کے لئے شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے دعا کی درخواست بھی کی شیخ الحدیث صاحب نے اس اس منصوبہ کے متعلق فرمایا آپ قوم اور ملک وملت کی قیمتی اثاثہ ہیں آپ کے عزائم اچھے اور حوصلے بلند ہیں، میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو مدینۃ الحکمۃ بسانے اور اس کے مثبت اور قومی وملکی اور تعلیمی سطح پر بہترین نتائج وثمرات سے نوازے، اللہ تعالیٰ آپکی مدد فرمادیگا، طب وحکمت کے ذریعہ بھی آپکی اسلامی اور انسانی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع ہے، اور دنیا وآخرت کی سرخروئی کا ذریعہ ہے۔

پون گھنٹہ کی اس نشست میں حکیم صاحب، مولانا عبدالحق اور احقر کی باہمی مشاورت اور تبادلۂ خیال میں ملک میں تحریک نفاذِ شریعت، شریعت بل کو منظور کرانے اور اس سلسلہ میں پیش رفت اور کامیابی کے امکانات مزید ممکنہ جدوجہد کا مثبت لائحہ عمل اور اس کے کئی ایک پہلو بھی زیر بحث آئے۔

**مبلغ اسلام مولانا عبدالشکور دین پوری کا وصال:** مشہور عالم دین مبلغ اسلام وکیل صحابہ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری بھی پچھلے دنوں عازم اقلیم عدم ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون، وقت کے عظیم واعظ، مجاہد ملت، ناموس رسالت اور عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ترجمان، اتحاد امت کے داعی اور ملک کے مایۂ ناز خطیب تھے، موصوف کی ساری زندگی تبلیغ واشاعت دین میں گذری، فرق باطلہ، رفض وشیعیت، سارقین ختم نبوت، اہل بدعت وضلال اور زائغین مبطلین کے باطل نظریات وعقائد کا ابطال اور ان کے خلاف تبلیغی اور لسانی جہاد، مولانا کی تقریروں کا ہدف تھا، شاید ہی ملک کا کوئی شہر ایسا ہو جہاں موصوف توحید وختم نبوت اور ایمان وعمل صالح کی دعوت وتبلیغ کی غرض سے تشریف نہ لے گئے ہوں، موصوف تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ اور اب تحریک نفاذ شریعت میں اپنے اکابر کے ساتھ ہر میدان میں شانہ بشانہ رہے، دین کی دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں موصوف کے مساعی جمیلہ، مسلسل سفر اور مواعظ حسنہ ارباب علم ودانش اور اہل وطن کو ہمیشہ یاد رہیں گے، مرحوم سالار قافلہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت فیوضہم کے قریبی عزیزوں میں سے تھے نماز جنازہ انہوں نے پڑھائی، جماعتی اعتبار سے یہ صدمہ

اورنقصان تو نا قابل تلافی ہے ہی،مگراتحادامت کے داعی اور مصلحانہ تقاریر و مواعظ کی وجہ سے ملک کے جملہ مکاتبِ فکر اورارباب دین ودانش مرحوم کی وفات کوقوم وملت کے لئے اپنے عظیم سانحہ قرار دے رہے ہیں، عامۃ الناس میں ان کی مساعی ہمیشہ مشکور رہی ہیں۔اب ان کا معاملہ ایسی ذات سے ہے جوسراپا غفورورحیم اورمشکوروقدردان ہے،خدا مغفرت کرے بڑے فقیر منش اور درویش صفت انسان تھے۔

## مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصور کی جدائی:

صوبہ سرحد کی مشہور علمی و دینی شخصیت شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصوری بھی اس دارِ فانی سے دارالبقاء کو رحلت فرما گئے ۔موصوف اتباع سنت، طہارت وتقویٰ ، زہد ورع ، تبحر علم ، وسعتِ نظراور کتاب وسنت کی تفسیر اورتعبیر میں یگانہ تھے، ساری زندگی مطالعہ کتب بینی اورقرآن کی تعلیم وتدریس میں گذاردی ، کئی سالوں سے علیل تھے مگر خدمتِ قرآن اورترجمہ وتفسیر کے انہماک کا وہی عالم رہا، افسوس کہ اب یہ شمع نور وہدایت بھی ۲۳ راگست ۱۹۸۷ء بروز اتوار ہمیشہ کے لئے بجھ گئی۔

موصوف دبلے پتلے ،نحیف ،سادہ وضع ،صورت سے متواضع ،حلیم اورسیرت سے اگلے وقتوں کی یادگار معلوم ہوتے تھے، ہمہ وقت چشم گریاں اور دل خنداں کی کیفیت طاری رہتی تھی ،شہرت نام ونمود پوسٹر بازی اورموجوددور کے اشاعتی طریقوں سے ناآشنااورطبعاً محترز تھے اپنے آبائی گاؤں شاہ منصور میں گوشۂ عزلت میں زندگی گزارنے اورگمنامی وخاموشی کے ساتھ سفرِ آخرت کی تیاری میں مصروف رہنے کے باوجود طلبہ علوم دینیہ کے مرجع ٹھہرے ہرسال شعبان اوررمضان المبارک کی تعطیلات میں ۲۰۰ سے ۳۰۰ طلبہ آپ کے ترجمہ وتفسیر قرآن کے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔

موصوف کے مطالعہ کی وسعت ، ذوق کی لطافت اور پاکیزگی نفس کانقش عوام وخواص سب کے دل ودماغ پرثبت ہوچکا تھا،یہی وجہ تھی کہ موصوف کی وفات کی خبر صوبہ سرحد اور پورے ملک میں نہایت رنج و افسوس اورحسرت واندوہ کے ساتھ سنی گئی ، لوگ دوردراز مقامات سے پیادہ ،بسوں ، ویگنوں ،اورکاروں میں پہنچتے رہے ، دارالعلوم کے اساتذہ ومشائخ اورطلبہ کے علاوہ خود حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم بھی باوجود علالت وشدت مرض کے ان کے جنازہ میں شریک ہوئے ، مرحوم کو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم اوردارالعلوم سے خصوصی تعلق تھا، یہاں کے اساتذہ اورطلبہ کوسرآنکھوں پربٹھاتے اوران کے اکرام میں دیدۂ دل نچھاور کرتے تھے، گوموصوف نہیں رہےمگران کے لائق اورفاضل فرزندان کا قائم کردہ دارالعلوم اورہزاروں تلامذہ ان کاعظیم صدقۂ جاریہ ہیں، جوقیامت تک ان کے نام اورکام کوزندہ رکھیں گے۔

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

# عدل وانصاف

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد فاعوذبالله من الشيطان الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ (النحل: ۹۰)

''بے شک اللہ تمہیں عدل وانصاف کرنے اور احسان (بھلائی) کرنے رشتہ داروں کو خیرات دینے کا حکم فرماتا ہے اور تم کو بے حیائی اور نافرمانی کے کاموں سے روکتا ہے۔''

**قرآن سراپا کامیابی:** محترم سامعین! قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی ایسی کتاب ہے جو عالم انسانیت کی قدم قدم پر رہنمائی کرتی ہے۔ جس طرح دین اسلام اور شریعت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) انسانی فطرت کے عین مطابق اور عالم کائنات کے تمام مسائل کے حل کا ذریعہ ہے اسی طرح قرآن مجید کا حرف حرف بھی ہماری فلاح و بہبود، کامیابی وکامرانی ،اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے چنانچہ جو آیت مبارکہ میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی یہ وہ آیت ہے جو خطیب حضرات ہر جمعہ کو اپنے خطبے میں پڑھتے رہتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ تمام عالم انسانیت کیلئے چند احکامات ذکر فرماتے ہیں اگر ان احکامات پر عمل کیا جائے تو تقریباً ہمارے تمام مسائل حل ہو جائیں گے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چند کاموں کے کرنے اور چند کاموں سے منع (باز) رہنے کا حکم دیا ہے۔

**عدل:** پہلی بات یہ ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ عدل کا لغوی معنی ہے برابر کرنا اور انصاف کرنا، جب ہم بوجھ کے برابر دو حصے کرتے ہیں جو دونوں ہم وزن ہوں اس کو عربی میں عدل کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت طیبہ صحابہ کرامؓ کے بہترین دور میں تابعین اور تبع تابعین کے ادوار میں عدل و انصاف کے بے شمار قصے ملتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود عدل کے علمبردار بلکہ سرتاپا عدل ہی عدل تھے۔ گویا عدل ان کی خمیر میں پیوست تھی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک بار آپ جہاد کے لئے صفیں درست فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں سوکھی کھجور کی شاخ تھی ایک صحابیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھک کر کچھ کہہ رہے تھے کہ صحابیؓ

کا چہرہ شاخ سے لگنے سے تھوڑا سا زخمی ہوکر اس پر قدرے خراش آ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فورا صحابی سے فرمایا: کہ آپ کو تکلیف پہنچی ہے یہ چھڑی لو اور مجھ سے ویسا بدلہ لے لو۔ صحابی نے عرض کیا سبحان اللہ حاشا وکلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لوں؟ یہ نہیں ہوسکتا۔

میرے معزز سامعین! قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (المائدۃ:۸)

"کسی قوم کی بغض و دشمنی تمہیں عدل وانصاف کرنے سے منع نہ کرے تم ہر حال میں عدل کرو کیونکہ عدل تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

صحابہ کرامؓ نے عدل کی تعلیم حاصل کر کے عدل کے نمونے دنیا کو دکھائے۔

**نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل:** مورخین نے لکھا ہے سیرت نگاروں نے بیان کیا ہے کہ جب خیبر فتح ہوا جو یہود کا علاقہ تھا۔ اہل خیبر نے زمین کی آدھی پیداوار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کرائی۔ ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحۃ کو عامل بنا کر بھیجتے تھے تاکہ وہ زمین کی آدھی پیداوار ان سے لیکر مدینہ لائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ صحابی جا کر کل پیداوار کے برابر دو حصے کرتے فرماتے ان میں سے جو حصہ تم چاہو لے لو۔ اس عدل اور انصاف کو دیکھ کر یہود کہتے۔ اس جیسے عدل کرنے والے لوگوں کی بدولت دنیا کا نظام چل رہا ہے۔ اور عبداللہ بن رواحۃ فرماتے تھے۔ تم لوگ میرے نزدیک سب سے مبغوض لوگ ہو کیونکہ تم نے اللہ کے نبیوں کو قتل کر ڈالا ہے تم ہی نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اس سب کے باوجود میرا یہ رویہ مجھ کو آپ لوگوں پر ظلم کے لئے آمادہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ ہمارا شیوہ نہیں ہے ہمارا شیوہ عدل وانصاف کرنا ہے خواہ کوئی بھی ہو۔

**عدل فاروقیؓ:** تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب بیت المقدس فتح ہوا اور امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ بمع اپنے غلام کے عازم بیت المقدس ہوئے تو اونٹ پر آپؓ اور آپ کا غلام باری باری سوار ہوتے تھے۔ جب بیت المقدس کے قریب ہوئے اور وہ منزل آیا جب غلام کے سوار ہونے کی باری تھی آپؓ اونٹ سے اتر کر پیدل چلنے لگے اور آپ کا غلام اونٹ پر سوار ہوکر چلنے لگا۔ قریب آکر لوگوں نے دیکھا نادیدہ لوگوں نے نہیں پہچانا بلکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ اونٹ پر امیر المسلمین جبکہ پیدل چلنے والا غلام ہوگا۔ آپؓ کے عدل نے برداشت نہیں کیا کہ غلام کے باری میں آپ سوار ہوں۔

**عدل اور ہمارے اسلاف:** محترم حضرات: ہمارے اسلاف اسی طرح تھے۔ شریعت کے

احکاموں پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت کی کامیابی نے ان کے قدم چومے۔ ہمارے اسلاف نے ہندوستان پر آٹھ سو سال تک حکومت کی ۔عدل و انصاف کے واقعات سے ہندوستان کی تاریخ بھری پڑی ہے۔ وہاں ہندوستان میں ایک مسجد بنی ہوئی تھی۔ ہندوؤں نے اس پر دعوی کیا کہ یہ جگہ ہماری ملکیت ہے یہاں پر ہمارا عبادت خانہ تھا۔اسے مسلمانوں نے منہدم کر کے مسجد کی بنیاد رکھی، مسلمانوں اور ہندوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا مقدمے ہوتے رہے عدالتوں کے چکر کاٹتے رہے۔ بالاخر ہندوں نے تجویز دی کہ تمہارے مسلمانوں کے فلاں مولوی صاحب کو اختیار دیتے ہیں وہ ہمارے اور تمہارے درمیان جو فیصلہ کرے ہمیں منظور ہے اور ہمارا اور آپ کا کچھ اعتراض نہ ہوگا۔ ہندوں کی تجویز سن کر مسلمان بہت خوش ہوئے اور مولانا صاحب کو ثالث مان کر سب اس کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔ مسلمان خوش تھے کہ ہمارے مولوی صاحب یقیناً ہمارے حق میں فیصلہ سنائیں گے۔ لیکن جب مسلمان عالم دین سے جگہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہندوں کی ملکیت ہے اسمیں ہمارا کوئی حق نہیں ۔ مسلمان مولوی صاحب کا فیصلہ سن کر چیں بہ جبین ہوئے ناخوشی کا اظہار کیا اور ہندوں نے ادھر مشورہ کر کے کہا کہ آج مسلمان ہار گئے لیکن اسلام جیت گیا۔ ہم بخوشی اس جگہ کو اس عالم دین کے انصاف کی وجہ سے مسلمانوں کو بخشتے ہیں اگر اسلام کے اندر اس قدر انصاف ہے تو ہم سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتے ہیں۔ ہندوں نے نہ صرف یہ کہ وہ قطعہ زمین مسجد کے لئے وقف کر دیا بلکہ تمام محلّہ والوں نے اسلام لا کر ہمیشہ کی کامیابی و کامرانی حاصل کی۔

احسان : سامعین محترم ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں احسان کا بھی حکم دیا ہے، احسان کیا ہے، اسکا ایک معنی ہے۔ کسی کے ساتھ بھلائی کرنا۔ دوسرا معنی ہے کسی کو اس کے حق سے زیادہ دینا اور اسکا تیسرا معنی ہے۔ کوئی کام یا عمل اچھے سے اچھے طریقے پر کرنا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ واحسنو ان اللہ یحب المحسنین اورتم احسان بھلائی کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا اور اسے پسند فرماتا ہے۔ تو پہلے معنی کے اعتبار سے حکم یہ ہوا کہ دوسروں کے ساتھ تم بھلائی کا معاملہ کرو۔ ان کے ساتھ نیکی کرو۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے ترجمہ یہ ہوا، تم دوسروں کو ان کے حقوق پورے پورے دو۔ کسی کو اس کا حق دینے میں کمی نہ کرو کہ یہ ظلم وہ زیادتی ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور تیسرے معنی کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہوا۔ کہ تم کوئی کام یا عمل ایسے طریقے پر کرنا جس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ نہ ہو۔ حدیث جبرئیل علیہ السلام جو مشہور حدیث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل نے پوچھا ماالاحسان ؟ یا رسول اللہ! احسان کیا ہے قال ان تعبداللّٰہ کانک تراہ فان لم تک تراہ

فانه یراك۔ او کما قال علیه الصلاة والسلام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا کہ تم اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر بالفرض یہ طاقت نہیں تو پھر یہ کیفیت کہ اللہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے نا۔ یہی احسان ہے۔

**نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان :** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اندر ہر تینوں معنی کا معمول موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت اسی طرح تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے حقوق بھی پورے پورے دیتے تھے، اور ان کے حق سے زیادہ دیتے تھے۔ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص وصف تھا۔ کفار مکہ اور مشرکین قریش پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرتے ہوئے فرمایا: لا تثریب علیکم الیوم فرماتے ہوئے سب کو بخش دیا۔ خیبر کے موقع پر زینب بنت حارث نے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا کر کھلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی کھانا تناول فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل امینؑ نے زہر ملانے کی اطلاع دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: زہر ملا ہوا گوشت مت کھانا۔ ایک روایت میں یوں ارشاد آیا ہے۔ یا نبی الله لا تاکلنی فانی مسمومة۔ اے اللہ کے نبی مجھے تناول نہ فرمائے۔ میں زہر آلودہ ہوں۔ ایک صحابی تو وہیں شہید ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تاحیات اس زہر کا احساس ہوتا رہا۔ بعض کتابوں میں ہے کہ آپ جب اخری آیام میں بیمار ہوئے تو اس زہر کا اثر محسوس کر کے فرمایا۔ مجھے وہی تکلیف ہے جو زہر مجھے خیبر میں کھلایا گیا تھا، اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم زہر کی وجہ سے شہید بھی ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کی موت سے سرفراز فرمایا۔ بہر حال اس عورت کو بلوا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر دینے کا سبب پوچھا۔ عورت نے کہا میں نے اس لئے زہر کھلایا تا کہ معلوم کروں کے اگر آپ اللہ کے نبی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زہر اثر نہیں کرے گا اور اگر آپ نعوذ باللہ جھوٹے ہوں تو آپ کا کام یہی تمام ہو جائیگا اور ہمیں راحت مل جائی گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اسے معاف کر دیا۔ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ دوسرے حدیث میں یہ ہے کے براء بن معرورؓ کے قصاص میں اسے قتل کر دیا گیا۔ بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بد بخت عورت کے ساتھ بھی احسان کا معاملہ فرمایا۔ اور اسے چھوڑ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے قرض لیتے تو بعد میں حضرت بلالؓ سے فرماتے۔ فلاں آدمی کو اسکا قرض بھی دو اور اس سے زیادہ دو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عدل و احسان اور انصاف کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

مولانا سعید الحق جدون فاضل حقانیہ

# مولانا شیر علی شاہ کی تحقیقی کاوش
## تفسیر حسنِ بصری کا تعارف اور اس کے محقق نسخے کی خصائص و ممیّزات

۳۰ اکتوبر ۲۰۱۸ء شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ کی تیسری برسی ہے اس موقع پر آپؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا آپؒ کے تلامذہ اور جامعہ حقانیہ و ماہنامہ الحق کا حق بنتا ہے، آپؒ کی حیات وخدمات پر ماہنامہ الحق نے خصوصی شمارہ نکالنے کی سعادت حاصل کی ہے، اس لئے اس موقع پر آپؒ کے تحقیقی کاوش تفسیر حسنِ بصری کا تعارف اور اس کے محقق نسخے کی خصائص وممیّزات کو مولانا سعید الحق جدون کی کتاب شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ: حیات وخدمات سے پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

---

### کچھ صاحب تصنیف کے بارے میں

امام حسن بصریؒ جلیل القدر تابعی تھے، آپ کا نام ''حسن'' اور کنیت '' ابوسعید'' تھی، والد کا نام ''یسار'' اور والدہ کا نام ''خیرہ'' تھا۔ آپ کے والد وادی القریٰ میں کاشتکاری کرتے تھے، آپ کی والدہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز تھیں، آپ کی پیدائش بھی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ۲۱ ہجری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی، جب بچپن میں آپ کی والدہ کسی کام میں مصروف ہوتیں اور آپ روتے تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کو بہلانے کے لئے اپنے سینے سے لگالیتی تھیں، آپ کی فصاحت اور بلاغت اس برکت کی وجہ سے تھی۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ کو بچپن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں لے جاتی تھیں۔ ایک دن انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعا کی:

اللھم فقھه فی الدین وحببه الی الناس

اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے۔

حضرت حسنِ بصری نے ابتدائی تعلیم مدینہ منورہ میں ازواج مطہرات کے گھروں میں حاصل کی۔

مسجدِ نبویؐ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن حفظ کیا۔قرآن وسنت کے فہم کے لئے آپ صحابہ کرام کے حلقہائے دروس میں شریک ہوتے، آپ کو تین سو صحابہ کرام کی دیدار نصیب ہوئی، جن میں ستر بدری صحابہ کرام تھے۔ان حضرات سے آپ نے بھرپور استفادہ کیا۔

۳۵ ہجری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے پریشان کن حادثہ کا آپ نے مشاہدہ کیا،اس وقت حسنِ بصریؒ کی عمر چودہ سال تھی، اس کے بعد ۳۶ ہجری میں جنگ جمل اور ۳۷ ہجری میں جنگ صفین کا معرکہ بھی آپ نے بچشمِ خود دیکھ لیا، ان تین تاریخی واقعات کے بارے میں آپ سے روایات منقول ہیں،اس طرح حجاج بن یوسف کے خلاف جب لوگوں نے خروج کا فیصلہ کیا تو سعید بن ابی الحسن لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے، جبکہ حسنِ بصری نے لوگوں کو منع کرتے ہوئے فرمایا: یا یہا الناس ا نہ واللہ ما سلط اللہ الحجاج علیکم الا عقوبۃ فلا تعارضوا عقوبۃ اللہ بالسیف ولکن علیکم السکینۃ والتضرع۔

جنگ صفین کے بعد آپ کا خاندان مدینہ سے ہجرت کرکے بصرہ گئے، جہاں پر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حلقہائے درس لگتے تھے، جیسے ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، احنف بن قیس رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ، آپ نے یہاں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کبار تابعین سے تعلیم کی تکمیل کی۔مورخین کے مطابق آپ نے تعلیم وتعلم کی ابتدا مدینہ منورہ سے کی جبکہ تکمیل بصرہ میں کی۔علمی پیاس بجھانے کے بعد ۴۳ ہجری کو عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے اور تین سال تک مسلسل لڑے، جس کے نتیجے میں سجستان اور کابل کو فتح کیا، اسی طرح ان کے ساتھ غزوہ اندقان، اندغان، زابلستان اور دیگر بلاد کے غزوات میں میں شامل ہوئے۔غزوہ کابل سے واپسی کے بعد آپ نے اصلاح معاشرہ اور رجالِ دعوت وجہاد کی تیاری کی طرف توجہ دی، چنانچہ اس مقصد کے لئے انھوں نے درس وتدریس، قضا وافتا اور وعظ ونصیحت شروع کی، علوم شرعیہ کے جس فن میں کسی کو ضرورت پیش آئی، اس میں آپ نے ان کی تشنگی دور کی۔

رجب ۱۱۰ھ شب جمعہ کو آپ فوت ہوئے، شاگردوں نے آپ کو غسل دیا، جمعہ کی نماز کے بعد آپ کی نماز جنازہ ہوئی، آپ کی وفات پر لوگ اس قدر غمزدہ تھے، کہ اسی دن بصرہ کی جامع مسجد میں عصر کی جماعت اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ لوگ سب کے سب آپ کے جنازے کے ساتھ گئے تھے، جب کہ بصرہ میں اسلام کے بعد اس طرح کا واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔

## صاحب تصنیف کا علمی مقام

حضرت حسنِ بصریؒ ہمہ گیر شخصیت اور جامع ترین عالم تھے، اللہ تعالی نے تمام علوم وفنون سے حظ وافر عطا فرمایا تھا، لغت، بلاغت، قراءات، تفسیر، علوم القرآن، حدیث وعلوم حدیث، فقہ، قضا اور فتوی نویسی سمیت کئی علوم وفنون پر ان کو کامل دسترس حاصل تھی، بہت سے علوم میں رتبہ امامت کو پہنچے ہوئے تھے، ان حقائق سے حسنِ بصریؒ کی علمی وسعت اور جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے، ان علوم میں ان کی مہارت پر تبصرہ کرتے ہوئے ابوبکر المزنی لکھتے ہیں:

"من سره ان ینظر إلی أفقه ممن راینا، فلینظر الی الحسن."کان فی حلقة الحسن البصری التی فی المسجد حدیث، وفقه، وعلم القرآن، واللغة، والوعظ، فبعض الناس صحبه للحدیث لیسمع منه المرویات، وبعض الناس صحبه للقرآن لیسمع منه التفسیر، وبعض الناس صحبه للبلاغ لیتعلم منه اللغة والفصاحة والبیان، وبعض الناس صحبوه للوعظ لیتعلم منه الاخلاص والعبادة .

جو یہ پسند کرے کہ ہمارے دیکھے ہوئے لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ شخص کو دیکھے، وہ حسنِ بصری کو دیکھ لے، مسجد میں حسن بصری کے حلقے حدیث، فقہ، علم قرآن، لغت اور وعظ پر مشتمل ہوتے تھے، بعض لوگوں نے حدیث سیکھنے کے لئے آپ کی صحبت اختیار کی، اور بعض لوگوں نے تفسیر، بلاغت، لغتِ عرب سیکھنے کے لئے آپ کی صحبت اختیار کی جبکہ بعض لوگوں نے آپ کی صحبت اس لئے اپنائی تا کہ آپ کے مواعظ سے اخلاص اور عبادت سیکھیں۔

## لغت اور نحو میں مہارت

امام حسن بصریؒ لغت میں امامت کے رتبے پر فائز تھے، ابوعمرو ابن علاء، عبداللہ بن ابی اسحاق، الجاحظ جیسے لغت کے ماہرین آپ کی مہارت کے معترف ہیں، آپ کی امامت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ کتبِ لغت کے مایہ ناز مصنفین نے آپ سے استفادہ کیا، جیسے ابن قتیبہ نے غریب الحدیث، زمخشری نے الفائق، جوہری نے الصحاح، الراغب اصفہانی نے المفردات فی غریب القران، ابن الاثیر نے النہایہ فی غریب الحدیث اور ابن منظور نے لسان العرب میں حسنِ بصری کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔نحو میں بھی ائمہ نحاۃ آپ کے شاگرد تھے۔آپ کو اس فن میں اس قدر مہارت تھی کہ آپ فرزدق،

کمیت سمیت دیگر ماہرین فن کی غلطیاں نکالتے تھے،آپ اس فن کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں ، یہ حقائق ان کی لغت اور نحو میں امامت پر شاہد عدل ہیں۔

## قراءت میں درجہ امامت

حضرت حسنِ بصری قراءات کے ماہر تھے،قراءات میں ان کا شمار دوسرے طبقے میں ہوتا ہے، آپ نے حطان بن عبداللہ،علی بن ابی العالیہ اور رفیع بن مہران سے استفادہ کیا،اس کے علاوہ ابوعمرو بن العلا البصری سے بھی پڑھا جو ائمہ سبعہ فی القراءات میں سے ایک ہیں۔قراءت میں حسنِ بصریؒ کے اقوال کو کبار قراء نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے، جیسے امام ابوعمر الدانی وغیرہ۔حسنِ بصریؒ ان چار ائمہ میں سے ہیں،جن کی طرف شاذ قراءات کی روایت دیگر راویوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

## علوم القران اور تفسیر میں مقام

علوم القران اور تفسیر میں بھی آپ کا بلند مقام تھا، ایک مفسر کے لئے جن علوم کا جاننا ضروری ہے، امام حسنِ بصریؒ ان تمام علوم سے مزین تھے، اسی وجہ سے حجاج بن یوسف نے آپ کو اس ٹولے کا سربراہ بنایا جو مصاحف لکھنے پر مامور تھے،حجاج نے اس گروہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

> اکتبوا المصاحف واعرضوا وصیروا فیما اختلفتم فیه الی قول هذا الشیخ یعنی الحسن ''مصاحف لکھو اور جہاں آپکا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس شیخ یعنی حسن بصری کے قول پر عمل کرو۔''

امام حسنِ بصریؒ کو اللہ تعالی نے قرآن کریم کا فہم عطا فرمایا تھا، آپ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت اس کی آیتوں میں غایت درجہ سوچ وتدبر کرتے تھے۔محمد بن حجادہ الازدی ان کی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا: کیف وجدتِ الحسن البصری "آپ نے حسن بصری کو کیسے پایا؟" حسن بصری کی بیوی نے فرمایا: اذا قراء القرآن فاِذا عیناه تزرِفانِ الدموعِ وشفتاه لاتتحرکان "جب قرآن پڑھتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہتے اور ہونٹ حرکت نہیں کرتے تھے۔"

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: هذا لکمال عنایته بفهم المعانی والمطالب القرآنیة وتدل هذه الاثار علی کمال تدبره،وعظیم معرفته بمعارف القرآن ومتطلباته یہ اس وجہ سے کہ آپ کو قرآن کریم کے معانی اور مطالب میں خوب مہارت حاصل تھی...... یہ آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ قرآن کریم میں خوب تدبر فرمایا کرتے تھے اور آپ کو قرآنی معارف و مطالب میں خوب مہارت حاصل تھی۔

## حدیث وعلومِ حدیث میں مرتبہ

حضرت حسنِ بصری کو اللہ تعالیٰ نے احادیث میں بھی ملکہ عطا فرمایا تھا، احادیث کے باب میں آپ کو ثقہ راویوں میں شمار کیا جاتا ہے، آپ نے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد سے احادیث سنی، آپ کے پاس عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کا صحیفہ تھا، جس سے آپ روایت کرتے تھے، ان کی مرویات کو اصحابِ صحاح ستہ کے علاوہ اصحابِ سنن ، مسانید، مصنفات، اور اصحابِ معاجم نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔جس سے اس میدان میں ان کے بلند علمی مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔

علوم الحدیث میں بھی آپ کو اس قدر مہارت حاصل تھی کہ آپ کی آرا ہی علمائے اصول حدیث کے لئے مصدر بنی، علوم الحدیث کی جس کتاب کو دیکھ لیں وہ حسنِ بصری کی افکار سے مستغنی نہیں ہوگی۔ آپ نے اس فن کے جن اصول کو بیان کیا، بعد کے علما نے ان سے استدلال کیا، مثلا اس فن کے ماہر ابو محمد الحسن بن عبد الرحمٰن الرامہرمزی آپ کے عمل پر استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

كان الحسن يجيز الروای بالمعنی

حسن بصری روایت بالمعنیٰ کو جائز سمجھتے تھے۔

نقد اور جرح کے باب میں بھی آپ کو سبقت حاصل رہی، وہ ان اولین لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں، جنھوں نے جرح وتعدیل اور نقد کے باب کو کھولا، آپ کے نقد پر بعد کے علما نے استدلال کیا۔امام ترمذی فرماتے ہیں:

وقد وجدنا غير واحد من الايمة من التابعين قد تكلموا فی الرجال منهم الحسن البصری

تابعین میں سے بہت سے ائمہ نے رجال پر کلام کیا ہے جن میں حسن بصری بھی ہیں۔

## فقہ میں مہارت

اللہ تعالیٰ نے حسنِ بصریؒ کو دین کی فقاہت اور مسائل کے استنباط میں بڑی مہارت دی تھی، چنانچہ آپ فقہائے عراق کے امام تھے، فقہ میں کوئی بھی فصل اور کوئی بھی باب ایسا نہ ہوگا جس میں امام حسنِ بصری کے فقہی اقوال اور دقیق آرا نہ ہوں۔محمد بن یحیٰ بن مفرج الاندلسی نے آپ کی فقہ کو سات جلدوں میں جمع کیا ہے، ابوبکر المزنی آپ کی فقہی مہارت کے حوالے سے لکھتے ہیں: من سره ان ينظر الى افقه من راينا، فلينظر الى الحسن۔

## قضاء میں بلند رتبہ

حسنِ بصری رحمہ اللہ کو قضاء کے مسائل پر عبور حاصل تھا، دو دفعہ قاضی کے منصب پر آپ کا

تقرر ہوا اور دونوں بار آپ ناراض تھے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے آپ کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا، کسی نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے پوچھا: آپ نے بصرہ میں کس کو قضاء سپرد کیا، تو آپ نے فرمایا: میں نے سید التابعین حسنِ بصری کو سپرد کیا۔

## افتاء میں علمی شان

حسنِ بصری رحمہ اللہ کو اللہ تعالی نے جہاں بے شمار علوم سے نوازا تھا، وہاں افتاء پر بھی آپ کی گرفت تھی، آپ بصرہ کے مفتی تھے، صرف عوام نہیں بلکہ علماء بھی آپ سے مسائل پوچھتے تھے، جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے آپ کی تربیت کی اور آپ کو پڑھایا لیکن پھر جب کوئی کسی مسئلہ کے بارے میں ان سے پوچھتے تو آپ حسنِ بصریؒ کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرماتے تھے، خالد بن ریاح سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا: عليكم مولانا الحسن فسلوه، فقالوا: يا ابا حمزة نسالك وتقول سلوا مولانا الحسن !فقال: انا سمعنا وسمع فحفظ ونسينا آپ لوگ ہمارے محترم حسن بصری سے پوچھ لیں، لوگوں نے کہا اے ابوحمزہ! ہم آپ سے پوچھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ حسن بصری سے پوچھ لیں۔ تو آپ نے فرمایا: ہم نے بھی احادیث اور روایات سنیں اور انہوں نے بھی۔ مگر ہم بھول گئے اور انہیں یاد ہیں۔

## صاحبِ تصنیف کے بارے میں اہل علم کی توصیفی کلمات

امام حسن بصری بڑے مقام اور عظیم علمی شان کے مالک تھے، آپ کی علمی عظمت کو بڑے بڑے ائمہ اور اصحابِ علم وفضل نے تسلیم کیا، اور آپ کی علمی شان اور بلند مقام کی نہ صرف تعریف کی بلکہ آپ کو بے پناہ علمی خدمات کی وجہ سے وقت کا امام قرار دیا ہے، استادِ محترم مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ نے تفسیر حسن بصری کے مقدمے میں بڑے بڑے اصحابِ علم کے توصیفی کلمات کو جمع کیا ہے، جنھوں نے امام حسن بصری کی علمی خدمات، ان کی قابلیت اور تقوی وللّٰہیت کی مدح بیان فرمائی ہے۔ خوفِ طوالت کی وجہ سے ان تمام اقوال کو نقل نہیں کیا جاسکتا ہے، تاہم چند اقوال بطورِ نمونہ پیش خدمت ہیں:

☆ جلیل القدر صحابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، امام حسن بصری کے بلند علمی شان کے قائل تھے اور لوگوں کو ان سے پوچھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے تھے:

سلوا مولانا الحسن !فقال: انا سمعنا وسمع فحفظ ونسينا

☆ امام حسن بصری وقت کے بڑے امام اور تابعین کے سرخیل گردانے جاتے تھے، محمد بن احمد ذہبی نے حسن بصری کو "سید التابعین" کا لقب دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

الحسن بن یسار مولی الانصار، سید التابعین فی زمانه بالبصرة. کان ثقة فی نفسه، حج راسا فی العلم والعمل، عظیم القدر،

"حسن بن یسار انصار کے سید اور بصرہ میں تابعین کے سرخیل تھے، آپ ثقہ اور حجت تھے، علم و عمل میں یکتا تھے، بڑے مرتبے والے تھے۔"

☆ حضرت قتادہؒ جیسے بلند پایہ لوگوں نے بھی امام حسنِ بصری کی علمیت اور فقاہت کا اعتراف کیا ہے اور اس وقت کے تمام علماء وفقہاء پر ان کی افضلیت بیان فرمائی ہے، اپنا مشاہدہ تحریر فرماتے ہیں:

ما جالست فقیها قط لا ریت فضل الحسن علیه

☆ ایوب سختیانی نے امام حسنِ بصری کو بڑے فقہا میں شمار کیا ہے، بلکہ اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں نے حسنِ بصری سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا ہے، اس بارے میں لکھتے ہیں:

ما رات عینای رجلا قط کان افقه من الحسن

"میری آنکھوں نے حسن بصری سے زیادہ فقیہ کسی شخص کو نہیں دیکھا۔"

☆ حسن بصری ان لوگوں میں سے تھے، جن پر علاقے کے لوگ بھی فخر کرتے ہیں، اور ان کی موجودگی اور اس علاقے سے نسبت کو اپنے لئے عظمت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ عمرو ابن مرہ فرماتے ہیں: انی لاغبط اهل البصرة بهذین الشیخین الحسن، وابن سیرین

## زیرِ تبصرہ کتاب "تفسیر حسنِ بصری"

تفاسیر کی فہرست میں تفسیر حسن بصری ایک عظیم الشان اور بنیادی تفسیر ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے، کہ حسنِ بصری کے بعد کے تمام مفسرین نے آپ سے اخذ واستفادہ کیا، تفسیر یحییٰ بن سلام، عبدالرزاق، طبری، الدر المنثور، تفسیر ابن ابی حاتم، اور تفسیر ابن کثیر جیسے بنیادی تفاسیر نے اس تفسیر کی روایات اور اقوال کو نقل کیا ہے۔ جن تفاسیر کی بنیاد منقولات وروایات پر ہے، ان میں سے یہ تفسیر ایک معتمد اور باوثوق تفسیر سمجھی جاتی ہے، اس تفسیر کے بلند مقام پر تبصرہ کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ کے استاد عمر فلاتہ لکھتے ہیں:

تفسیر الحسن البصری من اقدم التفاسیر واجلها واهمها واعظمها ۔

"تفسیر حسنِ بصری کا شمار قدیم، اہم ترین اور عظیم تفسیروں میں سے ہوتا ہے۔"

## تاتاری فتنے میں تفسیر حسنِ بصری کی دریا بردی

جب تاتاری فتنہ آیا تو تاتاریوں نے مسلمانوں کے علمی تراث کو جلایا اور سمندر میں پھینک دیا،

جس میں بہت بڑی نادر اور بے مثال کتابیں ضائع ہوئیں، بے شمار کتب خانے دریا برد ہوئے، جس سے مسلمانوں کو بڑی تکلف پہنچی، اور اپنے آباو اجداد کے بے مثال علمی تراث سے محروم ہوئے، اس فتنے میں جہاں بے شمار قیمتی کتابوں سے مسلمانوں نے ہاتھ دھویا، وہاں تفسیر حسن بصری جیسی نادر تفسیر بھی ضائع ہوگئی، جس کا بعد میں نہ کوئی نسخہ تھا اور نہ کوئی مخطوطہ۔ اب مسلمانوں کے پاس افسوس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں تھا، لیکن مسلمانوں کے اس افسوس وحسرت سے ان کا کھویا ہوا ورثہ واپسی نہ ہو سکا، اور وہ اس عظیم علمی تراث سے محروم ہوئے۔

## زیرِ تبصرہ تفسیر کے بکھرے مواد پر تحقیق کی ضرورت

تاتاری فتنے میں اس تفسیر کے ضائع ہونے کی وجہ سے مسلمان اس عظیم علمی تراث سے محروم ہوئے، چنانچہ اس کی دوبارہ تحقیق وتدوین کی ایک صورت یہ تھی، کہ سابقہ تمام کتب تفسیر، تاریخ، سیرت اور دیگر تمام علمی تراث کی کتابوں کو ٹٹولا جائے، اور ان سے ان تفسیری اقوال وروایات کو جمع کیا جائے، جو حسنِ بصری سے مروی ہوں، اس تفسیر کی اس انداز میں تحقیق ومراجعت تاتاری فتنے کے بعد ہر دور کی ایک ضرورت رہی، لیکن اس کے لئے تمام کتابوں کو کنگالنا اور پھر اس کو جمع کرنا ایک مشکل کام تھا، جس کی وجہ سے اس دور سے اب تک ادھورا رہا۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے درجات علیا کے استادِ تفسیر، محقق، نقاد، اور تفسیر حسن بصری کے نگرانِ مقالہ ڈاکٹر عبدالعزیز بن محمد بن عثمان اس تفسیر کی تحقیق ومراجعت کی ضرورت اور اہمیت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں: علم تفسیر مختلف مراحل سے گزری؟ اس میں لکھنے والے گوناگوں شخصیات ہیں؟ تاہم پھر بھی ہمیں اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ حوادث زمانہ سے تفسیر حسن بصری کا جو حصہ بچ گیا ہے، اس کو جمع کیا جائے؟ یہ تفسیر بہت سی قدیم کتابوں کے اندر بکھری ہوئی پڑی تھی، کیونکہ یہی وہ تفسیر ہے جس نے راہ سلوک کی حکمتوں کو اپنے اندر سمیٹا اور خدا تک جانے والوں کے لیے راستہ روشن کیا

## تفسیر حسنِ بصری پر حضرت شیخ کی تحقیق کا سبب

شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ کو پی ایچ ڈی کے مقالہ کے لئے انتخابِ موضوع کے وقت اپنے استاد سید عطیہ طنطاوی نے اس تفسیر پر تحقیقی کام کرنے مشورہ دیا، آپ نے اس مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اس تفسیر کی ازسرنو تحقیق شروع کی اور ایک طویل عرصہ میں پایہ تکمیل تک پہنچایا، آپ نے درس کے دوران اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: میں جس وقت جامعہ اسلامیہ میں دکتورہ کیلئے مقالہ لکھ رہا تھا تو میں نے درخواست دی کہ میں ہند کے تین علما کی تفسیروں پر اتجاهات المفسرين في القرن العشرين في الهند لکھنا چاہتا ہوں اور میرا خیال تھا کہ مودودی صاحب، سرسید احمد خان اور احمد

رضا خان بریلوی کی تفاسیر میں جو قابل ماخذہ خامیاں ہیں ان کو بیان کروں، لیکن چونکہ جامعہ کی طرف سے میری درخواست منظور نہیں ہوئی۔ ہمارے استاد محترم سید عطیہ طنطاوی جواب جامعہ از ہر مصر کے رئیس ہیں، انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ: تفسیر حسن بصری پر تحقیق کرلو، اس کے پہلے چودہ پاروں کی تفسیر یعنی سورہ فاتحہ سے سورہ نحل تک جامعہ کے طالب علم عمر یوسف کمال صاحب نے لکھی ہے، اور باقی پر آپ کام کرلیں۔

## تفسیر حسنِ بصریؒ کی تحقیق میں مولانا شیر علی شاہ کا منہج

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اور مسجد نبوی کے موذن مولانا ڈاکٹر یوسف کمال نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اس تفسیر پر کام کیا، پہلے چودہ پاروں کی تفسیری روایات کو مولانا ڈاکٹر یوسف کمال اور آخری سولہ پاروں کو مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ نے جمع کر کے امتِ مسلمہ کے اس عظیم سرمایہ کو دوبارہ محفوظ کیا، یہ تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہے اور ابتدا میں ایک جلد میں مولانا شیر علی شاہ نے ایک جاندار اور تفصیلی مقدمہ لکھا ہے، جس میں حسن بصریؒ کے احوال واثار ہیں، باقی جلدوں میں تفسیری نکات جمع کی گئی ہیں، اس تفسیر میں حضرت شیخ شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ کے منہج کے اہم نکات حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مولانا شیر علی شاہ نے اس تفسیر کی تحقیق میں تفسیر یحیی بن سلام، عبدالرزاق، طبری، الدر المنثور، اور تفسیر ابن کثیر کو اہم بنیادی مراجع قرار دیا، عبد بن حمید، ابن منذر، تفسیر ابن ابی حاتم اور دیگر تفاسیر کی نہ ملنے پر ان کے حوالوں کے لئے علامہ سیوطی کی تخریجات پر اکتفا کی۔

(۲) روایات مسندہ کو روایات معلقہ پر مقدم کیا، اسی طرح روایات مسندہ کی سند عالی کو سند نازل پر مقدم کیا، مگر جب سند عالی میں نص ناقص یا مجمل ہو، تو انھوں نے نص کی تخریج سند نازل سے کی، اور بہت کم مقامات پر اس طرح ہوا ہے۔

(۳) ایک کلمہ یا ایت کی تفسیر میں جب ایک روایت کی مختلف اسانید ہوں، تو خوفِ طوالت کی وجہ سے صرف ایک سند ذکر کی ہے، باقی اسناد کو چھوڑ دیا ہے، اور حاشیہ میں اسانید کی تعداد کی نشاندہی کی ہے۔

(۴) حاشیہ میں سب سے پہلے وہ حوالہ ذکر کیا ہے، جس سے نص کی تخریج کی ہے، پھر اگر مسند ہو تو اس کی سند پر حکم لگایا ہے اور اگر اس مرجع میں دو، تین یا زیادہ اسناد سے منقول ہو تو اسانید کی تعداد بیان فرمائی ہے، اگر دو اسما میں اشتراک یا اشتباہ تھی تو اسکی وضاحت کی ہے، اسکے بعد دیگر مراجع ذکر کیے ہیں۔

(۵) تحقیق شدہ نسخے میں صرف امام حسن بصریؒ کے اقوال کو کسی ایت یا کلمے کی تفسیر میں ذکر کیا، حضرت حسنِ بصریؒ نے اپنے اساتذہ اور شیوخ سے جو روایت کی ہے اس کو اس نسخے میں نقل نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ یہ ان کے اساتذہ کے تفسیری اقوال میں شمار کیا جاتا ہے، بعض مقامات پر تفسیر باقوال الصحابہ اور

باقوال التابعین کی وضاحت کے لئے بطور مثال امام حسن بصری کے اساتذہ کے اقوال نقل کئے گئے ہیں۔

(۶) جن مراجع کا ذکر بار بار آیا ہے ان کی طرف صرف اشارہ کیا ہے، اگر مصنف مشہور ہو تو اس کے نام سے اور اگر کتاب مشہور ہو تو پھر کتاب کے نام سے مختصراً اشارہ کیا۔ اس طرح تمام روایات کی تحقیق کرنے کے بعد اگر امام حسن بصری کی دلیل مضبوط تھی تو اس کو ترجیح دی ہے، اور اگر کسی اور مفسر کی دلیل زیادہ مضبوط نظر آئی تو اس کو مرجح قرار دیا ہے۔

(۷) حضرت شیخ نے تفسیر کے حاشیہ میں ان بڑے اور عظیم مفسرین کے اسماء ذکر کئے، جنھوں نے حسن بصری رحمہ اللہ کی طرح تفسیر کی ہو۔ اور ایت کی تفسیر میں اس سورت اور ایت نمبر کی وضاحت کی ہے، اس طرح تفسیری روایات کے نمبرات لگانے کا بھی اہتمام کیا ہے۔

(۸) احادیث کی تخریج کا کام کیا ہے، تاہم اس مقام پر حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس مرحلے نے مجھے بہت تھکا دیا، کیونکہ حسن بصری نے زیادہ تر روایت بالمعنی کی ہے، جس کی وجہ سے محقق مفھرس لالفاظ الحدیث کے معاجم سے زیادہ استفادہ نہیں کرسکتا ہے۔

(۹) آثار کی اسانید میں جن حضرات کے اعلام آئے ہیں، ان کے احوال کو امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب ''تقریب'' سے نقل کیا ہے، اگر کسی روای کے حالات تقریب میں نہ تھے، تو پھر دیگر کتب سے استفادہ کیا ہے۔

(۱۰) اجمالی طور پر روایات پر حکم لگایا ہے، تفصیل بیان نہیں فرمائی کیونکہ بقولِ شیخ تفصیل کیلئے طویل وقت صرف کرنے اور صعوبتیں برداشت کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱۱) اس تفسیر کے حاشیے میں حضرت شیخ نے بعض غریب کلمات کی تشریح کی، جس کے لئے لغت کی کتابوں کا سہارا لیا، کتاب کے مطالعے سے اس کا ندازہ ہوتا ہے۔

## تفسیر حسن بصری کے محقق نسخے کی خصوصیات

تفسیر حسن بصری بڑی قدر و منزلت کی تفسیر ہے، تابعین مفسرین میں اس تفسیر کا مقام صف اول میں شمار ہوتا ہے، مورخین اور اصحابِ نظر نے اس تفسیر کی تعریف و توصیف بڑی جاندار انداز میں کی ہے، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نور اللہ مرقدہ اور مولانا یوسف کمال نے تحقیق اور دقت نظری سے اس تفسیر کی تحقیق و مراجعت کی۔ یہ تفسیر ان دونوں محققین کی مفسرانہ عظمت، فن تفسیر میں مجتہدانہ بصیرت اور محققانہ ذوق کا روشن ثبوت ہے۔ اس تفسیر کی بے شمار خصوصیات میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

## مقدمہ تفسیر حسن بصری

مولانا شیر علی شاہ نے تفسیر حسن بصری کا ایک جلد میں ایسا جاندار مقدمہ لکھا جس کے مطالعے پر ہر قاری محقق کو داد دے گا، حسن بصری کے احوال و اثار پر اب تک جو کام ہوا ہے اس میں سب سے زیادہ تحقیقی اور جامع کام مولانا شیر علی شاہ نے کیا ہے، اس بات کی تصدیق مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے بھی کی ہے، وہ اس کی جامعیت پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مولانا شیر علی شاہ نے خود حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ کی سوانح پر اتنا بھرپور کام کیا کہ غالباً ان کی شخصیت پر ایسا کوئی اور کام دستیاب نہیں ہے۔''

## تفسیر القرآن بالقرآن کا اہتمام

تفسیر کے لئے مرکزی اور بنیادی اصول تفسیر القرآن بالقرآن ہے، تفسیر حسن بصری میں سب سے پہلے اس اصول کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کئی آیات کی تفسیر کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے کئی دیگر قرآنی آیات یکے بعد دیگرے پیش کی ہیں، جس کے چند مثالیں ملاحظہ ہو:

(۱) فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

هو قوله تعالىٰ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

(۲) اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: هو قوله تعالى: وإذ اخذنا مِيثاقكم ورفعنا فوقكم الطور خذوا ما آتيناكم بِقوة واذكروا ما فِيهِ لعلكم تتقون ـ

## تفسیر القرآن بالسنۃ کا بہترین نمونہ

امام حسن بصریؒ نے تفسیر القرآن بالسنۃ پر بھی اعتماد کیا ہے، کئی آیات کی تفسیر کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے احادیث سے استدلال پیش کیا ہے، کیونکہ احادیث قرآن کی تشریح کا بہترین ذریعہ ہے۔ امام حسن بصریؒ نے تفسیر حسن بصری میں بے شمار مقامات پر اس اصول کا اطلاق کیا ہے، اور قرآن کریم کی تفسیر احادیث سے کی ہے، اس کی مثال ملاحظہ ہو:

(۱) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں، کہ صَّلٰوةِ الْوُسْطٰى سے مراد عصر کی نماز ہے، اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آئی ہے، کہ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى سے صلاۃ عصر مراد ہے۔ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْط "صلاۃ العصر

## تفسیر القرآن باقوال الصحاب والتابعین کا اہتمام

اس تفسیر میں ایت کی تفسیر کے لئے امام حسن بصریؒ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ،تابعین اور تبع تابعین کے اقوال و آثار نقل کئے ہیں۔ اس اصول کی عملی مثالیں ان کی تفسیر میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ جس کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

1۔ وفومها کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد "الثوم " ہے۔

2۔ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:ا ن علیا قال فی رجل قتل امرته، قال:ا ن شاوا قتلوه وغرِموا نصف الدية

## اسبابِ نزول کا تعین

امام حسن بصری نے اس تفسیر میں اسباب نزول پر خصوصی توجہ دی ہے، کیونکہ اس کے بغیر بعض ایات کا فہم ناممکن ہے۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: سبب نزول کی معرفت ایت کے فہم کا تعین کرتا ہے۔ امام واحدی کا خیال ہے کہ سبب نزول کے بغیر ایت کی تفسیر کا سمجھنا ناممکن ہے۔ امام حسن بصریؒ بھی کسی سورت یا آیت کا شان نزول بیان فرماتے ہیں اور سبب نزول کی بنیاد پر ایت کی تفسیر کرتے ہیں، جس کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

(۱) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: نزلت فی من ان یرفع صوته من المنافقین فوق صوت النبی

(۲) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ کے سبب نزول کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: نزلت فی معقل بن یسار

## تفسیر حسنِ بصری میں فقہی مباحث

تفسیر حسنِ بصری کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضرت حسنِ بصری رحمہ اللہ نے آیاتِ احکام پر سیر حاصل بحث کی ہے، کئی مقامات پر ان آیات سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل اور احکام پر مختصر مگر جامع کلام کیا ہے اور زیادہ گہرائی اور تفصیل کے بجائے صرف بقدر ضرورت کلام کیا ہے، جس سے آپ کی اجتہادانہ بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے، یہ تفسیر دراصل منقولی تفسیر ہے تاہم بعض مقامات پر فقہی اجتہادات کی وجہ سے اجتہادی تفسیر کا ایک نمایاں پہلو بھی اس میں موجود ہے، چند مثالیں ملاحظہ ہو:

(۱) يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ کی تفسیر میں عورت کی نصف دیت کا حکم بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: لا یقتل الرجل بالمراة حتی یعطوا نصف الدية

(۲) وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ کے تحت لکھتے ہیں: ای الرکعتان بعد المغرب

## تفسیر حسن بصری اور اسرائیلیات

حسن بصریؒ نے اپنی تفسیر میں بعض مقامات پر اسرائیلیات کو بھی درج کیا ہے جن کی نشاندہی اس تفسیر کی تحقیق و مراجعت کرنے والے حضرات نے کی ہے، چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

(۱) ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:اسم عجل بنی اسرائیل الذی عبدوہ یھبوب

(۲) قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کی تفسیر میں فرمایا: "ھبط ادم بالھند و حوا بجدۃ و ابلیس بدست میسان من البصرۃ علی امیال و ھبط الحیة باصبھان"

(۳) وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "کان طول سفینة نوح الف ذراع و مائتی ذراع و عرضھا ست و مائة ذراع "

(۴) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: "رای یعقوب عاضا علی اصبعه "

## تفسیر حسنِ بصری اور لغوی ابحاث

قرآنی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے حسب موقع الفاظ کی لغوی تحقیق کی ہے جس سے لفظ کا مفہوم آسانی سے واضح ہوتا ہے، چند مثالیں بطورِ نمونہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ میں زُخْرُفٍ کا معنی کا "النقوش "سے کرتے ہیں۔

(۲) اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ میں تُحْبَرُوْنَ کا معنی "تفرحون"سے کیا ہے۔

(۳) وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ میں مَسْجُوْرِ کا معنی "المملوء "سے کیا ہے۔

(۴) تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى میں ضِيْزٰى کا معنی "غیر معتدل "سے کیا ہے۔

## ناسخ منسوخ کے بارے میں موقف

فن تفسیر میں ناسخ و منسوخ کی شناخت نہایت اہم ہے۔اس علم سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی کون سی آیت محکم ہے اور کون سی متشابہ؟ مفسر قرآن کیلئے اس علم میں مہارت نہایت ضروری ہے تا کہ وہ صحیح معنوں میں احکامات و مسائل کی توضیح وتشریح کر سکے۔بعض حضرات نے نسخ کی توسیع کی جس کی بنیاد پر قرآن کریم کی کافی ایات منسوخ کے زمرے میں آ جاتی ہیں جب کہ امام حسنِ بصریؒ کو اس سلسلے میں یہ سبقت حاصل ہے کہ انھوں نے منسوخ ایات کا دائرہ تنگ کیا،اور امام حسن بصریؒ کے نزدیک منسوخ ایات بہت کم ہیں، جن ایات کو عام مفسرین منسوخ مانتے ہیں، امام حسن بصریؒ نے ان کی توجیہ کی ہے، جس کی تفصیل مقدمہ تفسیر حسنِ بصری میں موجود ہے، مزید تفصیل وہاں ملاحظہ ہو۔

## مولانا شیر علی شاہؒ کی تحقیق پر اہلِ علم کے توصیفی کلمات

تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق و مراجعت ایک مشکل اور کٹھن کام تھا، جس پر مولانا شیر علی شاہؒ اور شیخ یوسف کمال نے اپنے آپ کو تھکا کر امت مسلمہ کے حضور یہ ہدیہ پیش کیا، اس عظیم تحقیقی کام پر علما و مشائخ اسلام نے ان کو خراج تحسین پیش کی، ان تمام اقوال کو پیش کرنا مشکل ہے، تاہم چند اقعال بطور نمونہ پیش خدمت ہیں:

(۱) جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں درجاتِ عالیاء میں تفسیر کے استاذ، محقق، نقاد، اور تفسیر حسن بصری کے نگرانِ مقالہ محترم جناب ڈاکٹر عبد العزیز بن محمد بن عثمان تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق و مراجعت کے بارے میں ان دو محققین کی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالی نے تفسیر حسن بصری کی تحقیق و مراجعت کے لئے ابنائے اسلام میں سے دو محققن کو چنا، جنھوں نے بہت محنت کی، اور حسن بصری کے نفائس، جو مختلف کتابوں کے اندر ہیں، ان کی تلاش میں خود کو بہت تھکایا، یہاں تک کہ انھوں نے اس کو ایک مستقل تحقیقی تصنیف اور کم وبیش پوری تفسیر کی صورت میں مرتب کیا۔ اس کے ساتھ انھوں نے امام حسن بصری کی تفسیر میں روایات کی شرح اور وضاحت بھی کی۔ اللہ تعالی ان دونوں حضرات کو جزاے خیر دے۔

(۲) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبد الحق نے ایک خط میں مولانا شیر علی شاہ کو اس تحقیقی کام پر مبارکبادی دی ہے اور اس کام کو اپنے لئے اور اپنے جامعہ کے لئے فخر کا باعث قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

مرویات الحسن البصری کا مبارک کام ہر لحاظ سے مستحسن اور مادر علمی دار العلوم کیلئے باعث افتخار ہے میری دلی دعا ہے کہ باری تعالی مزید علمی و روحانی ترقیات سے مالا مال فرمادے۔

(۳) عظیم محدث، حرم نبوی کے مشہور مدرس، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے شعبہ دار الحدیث کے جنرل سیکرٹری شیخ عمر بن محمد فلاتہ تفسیر حسن بصری کے بارے میں اپنے تاثرات تحریر فرماتے ہیں:

مولانا شیر علی شاہ نے مجھے تفسیر حسن بصری پر اپنے ڈاکٹریٹ کے مکمل ہونے کی خوش خبری سنائی۔ میں آپ کے مناقشے میں حاضر ہوا۔ مقالے کے مواد اور مناقشے کے نتیجے سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اور ان کے ساتھی نے اپنے عزم و ہمت اور اخلاص اور تقوی کی برکت سے اس کا ایک بڑا حصہ مسلمانوں کے لئے فراہم کیا۔

(۴) مسجد نبوی شریف کے مدرس، عظیم مفسر و داعی کبیر شیخ ابوبکر بن جابر الجزائری تفسیر حسن بصری کی

تحقیق ومراجعت کے کام سے نہایت مطمئن تھے،انھوں نے اس تحقیقی کام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

ڈاکٹر شیر علی شاہ نے امتِ مسلمہ کیلئے ایک بہت عمدہ تحفہ پیش کیا ہے۔عظیم تابعی حضرت حسن بصری کی وہ تفسیر جو آسمان کے چمکتے تاروں کی طرح کل تک مختلف مصادر ومراجع میں بکھری ہوئی تھی، اللہ کے فضل وکرم اور پھر ڈاکٹر شیر علی شاہ کی محنت اور جدوجہد سے آفتابِ ہدایت بن گئی، جو علمِ تفسیر، وعظ وارشاد اور علم وحکمت کے ہر طالبعلم کے افق میں طلوع ہوتا ہے۔ میں ڈاکٹر شیر علی شاہ کو اس کام پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(۵) شام کے مشہور عالم اور محقق علامہ عبداللہ بن محمد علوش اس تفسیر سے بہت متاثر ہوئے اور اس کے بارے میں بڑی مدح اور توصیف کے ساتھ لکھتے ہیں:

میں نے تفسیر حسن بصری، جس کی تالیف وتحقیق ڈاکٹر شیر علی شاہؒ اور ڈاکٹر عمر یوسف کمال نے کی ہے، کو ایک ایسی کتاب پایا جو علم سے بھرپور اور خیر ونور سے منور ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ طالبان علم ومعرفت اور فقہ کے لئے مرجع بن سکے۔

## تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق ومراجعت میں مآخذ ومصادر

مولانا سید شیر علی شاہ مدنیؒ نے تفسیر حسن بصری کی ترتیب وتشکیل میں سینکڑوں کتب سے استفادہ کیا ہے اور بے شمار علما کے اقوال وآرا کو اپنی تصنیف کی زینت بنایا ہے، مدینہ منورہ کی پرنور فضاؤں میں رہ کر آپ نے تفسیر میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصریؒ کے تفسیری اقوال کو اکٹھا کرنے کے لئے آپ نے بلا مبالغہ سینکڑوں تفاسیر کے ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا اور ان سے آپ کے اقوال کو اکٹھا کر کے دنا پید و ناب ''تفسیر حسن بصری'' کو ایک مرتبہ پھر بید ویاب کیا۔ اس عظم محنت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میری داڑھی کے بال تفاسیر کی ورق گردانی میں سفید ہوئے ہیں۔ اس تفسیر کے لئے انھوں جن کتابوں کو کنگالا ان میں سے چند اہم مآخذ کے نام یہ ہیں۔

## تفاسیرِ قرآن

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ نے اس تفسیر حسنِ بصری کی تحقیق ومراجعت میں تفسیر مجاہد، تفسیر مقاتل، تفسیر ثوری، تفسیر طبری، تفسیر الوسیط، تفسیر بغوی، تفسیر کشاف، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر بحر المحیط، تفسیر نسفی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر نیشاپوری، تفسیر الدر المنثور اور تفسیر جلالین سے استفادہ کیا۔

## مخطوطات تفاسیر سے استفادہ

تفسیر حسن بصری پر تحقیق کے دوران جن مخطوطات سے استفادہ کیا گیا، وہ حسبِ ذیل ہیں:

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم (م ۳۲۷ھ) جلد نمبر 7، جو دار الکتب المصریہ میں مخطوط نمبر: ۱۵، تصویر

نمبر:ف ۹۵ کے تحت محفوظ ہے۔جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ مخطوط نمبر:۲۲۱۳ کے تحت محفوظ ہے،یہ جلد ۵۷۵ صفحات پر مشتمل ہے،یہ مخطوطہ غیر مرتب،بعض مقامات سے ساقط اور بعض مقامات سے بیاض،جبکہ بعض صفحات مکرر بھی ہیں،یہ جلد سورہ مومنون کی آیت ربنا غلبت علینا شقوتنا سے شروع ہے اور سور عنکبوت کے آخر پر مکمل ہوئی ہے۔

(۲) تفسیر حقائق القرآن المعروف بتفسیر التستری لابی محمدسهل بن عبدالله التستری ،مائیکروفلم نمبر:۲۹۰۱،مخطوط نمبر:۱۰۷ کے تحت محفوظ ہے۔

(۳) تفسیر عبدالرزاق بن ہمام (م۲۱۱ھ)،جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں مخطوط نمبر:۲۲۶۳ کے تحت محفوظ ہے۔

(۴) تفسیر ابن فورک (م۴۰۶ھ) جلد نمبر۳،جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں مائیکروفلم نمبر:۱۰۹ اور مخطوط نمبر:۲۲۹ کے تحت محفوظ ہے۔

(۵) تفسیر ابی المظفر السمعانی (م۴۸۹ھ) جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں مخطوط نمبر:۳۶۳۸ کے تحت محفوظ ہے۔جو جامعہ مکتبہ ازہریہ کے مخطوطہ نمبر:۲۰۹۵ سے فوٹوسٹیٹ لیا گیا۔

(۶) تفسیرالکشف والبیان للثعلبی (م۴۲۷ھ)،جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مکتبہ مخطوطات میں مخطوط نمبر:۱۱۔۲۷۵۳،۱۲۔۲۷۵۴،۱۳۔۲۷۵۵ کے تحت محفوظ ہے۔

(۷) تفسیر یحی بن سلام (م۲۰۰ھ)،جو مائیکروفلم نمبر:۱۳۴۳ اور ۱۳۴۴ کے تحت جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مکتبہ مخطوطات کے تحت محفوظ ہے۔

(۸) فضائل القرآن لابن الضریس ، جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے مکتبہ مخطوطات میں فوٹوسٹیٹ مخطوط نمبر:۵۳۳ کے تحت محفوظ ہے۔

**علوم قرآن:** مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے اس تفسیر میں علوم القران کی اصل مصادر اور قدیم علمی تراث کی جن اہم کتابوں سے استفادہ کیا،ان میں سے ابوعبیدہ القاسم کی "فضائل القرآن"،علامہ ابن تیمیہ کی "مقدمہ فی اصول تفسیر"،واحدی کی "اسباب النزول"،نحاس کی "اعراب القران"،جلال الدین سیوطی کی "الاکلیل فی استنباط التاویل"،زرکشی کی "البرهان فی علوم القران"،علامہ ابن قتیبہ کی "تاویل مشکل القران"،مکی بن طالب کی "التبصیر فی القراء ات السبع"،سیوطی کی "لباب النقول فی اسباب النزول"،قاضی عبدالجبار کی "متشابه القران"،اصفہانی کی "المفرادات فی غرائب القران"، ابن عطیہ کی "مقدم فی کتاب المبانی فی نظم المعانی"، ابوعمر الدانی کی "المکتفی فی الوقف

والابتدا فی کتاب اللہ عزوجل"، بقاعی کی "نظم الدرر فی تناسب الایات والسور "اور ماوردی کی" النکت والعیون "زیادہ قابلِ ذکر ہیں۔

**کتب وشروحِ حدیث:** تفسیر حسنِ بصری میں احادیث میں سے صحاح ستہ کے علاوہ صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مؤطا امام مالك، مستدرك حاكم، سنن دارقطنی، مسند امام شافعي،الادب المفرد،تحف الاحوذی، مسند دارمی،سنن کبری،فتح الباری شرح صحیح البخاری، مستدرك حاكم، مسند احمد،مصنف عبدالرزاق، المقاصد الحسنه ، النهايه في غريب الحديث، مسند ابویعلی الموصلی، مسند عبد بن حمید، مسند ابو بکر البزار، معجم کبیر طبرانی وغیرہ سے اخذ کیا ہے۔

**کتب تراجم اور جرح وتعدیل:** کتب جرح وتعدیل میں مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے امام بخاری کی التاریخ الکبیر ابوجعفر الطحاوی کی مشکل الحدیث ،ابن ابی حاتم کی الجرح والتعدیل ،ابن عبدالبر کی الاستیعاب فی معرف الاصحاب،ابن حجر عسقلانی کی تقریب التهذیب اورتهذیب التهذیب وغیرہ سے بھر پور استفادہ کیا۔

**کتب سیرت وتاریخ:** سیرت اور تاریخ میں اسد الغابه فی معرف الصحابه،سیرت ابن اسحاق، الاصابه فی معرف الصحابه،الامام الحسن البصری،حلی الاولیا،الشمائل المحمدیه،قصص الانبیاء، مشاهیر علما الامصار،المعرف والتاریخ ، دلائل نبوة بیهقی، تاریخ یحی بن معین، الروض الانف وغیرہ سے اخذ کیا ہے۔

**فقہ وکلام:** اس باب میں آپ نے احیا علوم الدین،التذکار فی افضل الاذکار،شرح الصدور فی بشرح احوال الموتی فی القبور،شفاء العلیل فی مسائل القضا والقدروالتعلیل،اور الفصل فی الملل والاهواوالنحل، کتاب الکبائر، وغیرہ جیسی کتابوں سے اخذ واستفادہ کیا۔

**لغات:** لغت میں ابونصر جوہری کی الصحاح ،ابن منظور کی لسان العرب، اور یحی ابن زیاد کی معانی القرآن وغیرہ۔ان مصادر کے علاوہ اتحاف السادة المتقین،اقتضا العلم والعمل، بصائر ذوی التمیز، البیان والتبین، التذکار فی افضل الاذکار، الشفا بتعریف حقوق المصطفی ، عیون الاخبار، کتاب الزهد، کتاب الشکر، الکتاب المقدس، محاسب النفس سمیت دیگر متعدد کتب کے حوالے بھی ہمیں زیر بحث کتاب میں ملتے ہیں،جن سے مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کے وسعت مطالعہ اور تحقیقی میدان میں دلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

مولانا یزید احمد نعمانی

# مغربی تہذیب وثقافت اور مسلمان خواتین!

کیا کبھی آپ کسی معروف ڈپارٹمینٹل اسٹور گئے ہیں؟ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اپنی اشیا ضرورت کی خریداری میں مصروف ہوں، ایسے میں کسی بنت حوا کی آواز سوچ وفکر کا دائرہ اپنی طرف مبذول کراتی ہے۔ متعلقہ کمپنی کی مصنوعات کی خوبیوں، فوائد اور ثمرات کی تسبیح میں گنواتی زبان لحہ بھر کے لئے آپ کو ذہنی وقلبی تذبذب سے دوچار کردیتی ہے، کشش صوت سے لے کر ہیئت لباس تک کا وصف اور ڈھنگ ابلیسی تیر بن کر آپ کی ایمانی وروحانی نظر وفکر کے قالب کو زخمی کرتا نظر آئے گا۔

قارئین! یہ رونا اور یہ دکھڑا کسی خاص مقام، مکان اور جگہ کا نہیں ہے۔ شامت اعمال کی یہ مشاہداتی تصویریں مسلم معاشرے میں ہر نشیب وفراز اور قدم قدم پر دیکھنے کو ملتی ہیں۔ جاہلیت قدیمہ اور جاہلیت جدیدہ صنف نازک کی تذلیل، تحقیر اور عدم توقیر کے حوالہ سے سرمو کوئی فرق وامتیاز نہیں رکھتیں۔ حوا کی بیٹی ماضی قدیم میں یونانیوں کے ہاں برائیوں کا منبع، عرب کے ہاں ذلت ورسوائی کی علامت اور اہل کلیسا کے ہاں لونڈیوں سے بدتر حیثیت کی حامل گردانی جاتی تھی۔ حد تو یہ ہے کہ نصرانیت باوجود ایک مذہب سماوی کا دعویدار ہونے کے تحریف وتبدل کی رنگ آمیزی سے اس قدر کھوکھلا ہو چکا تھا کہ، عورتوں کے لئے کلام مقدس کو چھونا اور گرجے میں داخلہ تک ممنوع قرار دیا جاچکا تھا۔ اس کے برخلاف اسلام نے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی صورت میں عورت کے حقوق بیان اور بحال کیے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات تو صنف اناث کو آبگینوں کی مانند نازک بتلاتی اور ان کی حفاظت کا حکم دیتی ہیں۔ فی زمانہ حقوق نسواں کی بحالی اور تحفظ کے نام پر ٹڈی دل مغرب زدہ این جی اوز کا وجود نامسعود مسلمان خواتین کو دین سے برگشتہ خاطر کرنے کے لئے کیا کیا طریقے اور حربے اپنارہا ہے؟ آیئے! ایک اچٹتی نظر اس کھلی حقیقت پر ڈالتے ہیں:

(1) معاشرے کے مستحکم اور فیصلہ کن اہمیت وحیثیت رکھنے والے افراد کار سے ربط وضبط بڑھانا تاکہ راستے کی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔ (2) اشتہارات کی تشہیر اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ رائے عامہ کی ہمواری۔ (3) باقاعدہ اور منظم طریقہ کار کے تحت عدالتوں میں عورتوں کے لئے جنسی فیصلوں کی آزادی کے عنوان سے من پسند شادی کرنے والے جوڑوں کے مقدمات عدالت میں ہیں تاکہ بین الاقوامی

سطح پر اس طرز عمل کی زیادہ سے زیادہ پذیرائی ہو سکے۔ (4) جنسی بے راہ روی کو ہوا دینے کے لئے مخلوط تعلیمی اداروں کے قیام کی بھرپور حوصلہ افزائی۔ (5) دفاتر، فیکٹریوں اور کارخانوں میں مرد و عورت کے اختلاطی ماحول کی نشوونما۔

نوبت بایں جا رسید کہ بعض مسلم ممالک میں مخلوط ماحول پیدا کرنے کے لیے ایجوکیشن، انجینئرنگ، اکاؤنٹس اور دیگر دفتری امور کے لئے خواتین کیڈٹس کی بھرتی جاری و ساری ہے۔

(6) ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مخلوط محفلوں کی خبریں، کہانیاں اور رپورتاژ منظر عام پر لائی جا رہی ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا سے پیش کیے جانے والے پروگراموں میں جنسی آزادی اور خاندانی منصوبہ بندی کے مقاصد کو خصوصی طور پر اجاگر اور نمایاں کیا جا رہا ہے۔ اس صورت حال پر حفیظ جالندھری کے اشعار جاندار اور خوبصورت تجزیہ و تبصرہ معلوم ہوتے ہیں:

اب مسلمانوں میں بھی نکلے ہیں کچھ روشن خیال — جن کی نظروں میں حجاب صنف نازک ہے وبال
چاہتے ہیں بیٹیوں، بہنوں کو عریاں دیکھنا — محفلیں آباد لیکن گھر کو ویراں دیکھنا

یہ بات اب طشت از بام ہو چکی ہے کہ ان این جی اوز کے پشت پناہ اقوام متحدہ، امریکہ اور صیہونی گماشتے ہیں، جن کا مطمح نظر اور مقصد حیات ہی اسلام کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا ہے۔ تسلیم کہ معاش بعض مخصوص حالات و کیفیات میں کچھ خواتین کی اقتصادی مجبوری ہے لیکن اس کیلئے حدود شرع کو پامال کرنا، اسلامی تعلیمات کا سرعام عملی استہزا کرنا اور مشرقی روایات و اقدار کو پس پشت ڈالنا کہاں کی دانشمندی، روشن خیالی اور تہذیب یافتہ ہونے کی علامت و نشانی ہے؟ اسلام دین فطرت ہے۔ اسکی روشن، واضح اور غیر مبہم تعلیمات ہر دور و زمانہ میں چھوٹے سے لے کر بڑے تک، عورت سے لیکر مرد تک، بچہ سے لیکر بوڑھے تک، جاہل سے لے کر عالم تک، فقیر سے لے کر غنی تک غرض ہر ایک کیلئے یکساں قابل قبول و عمل تھیں، ہیں اور رہیں گی۔ کمی اور نقص انسان کی کمزوری اور خامی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے مسلمان خواتین اپنی متاع عفت و ایمان کی حفاظت، اہمیت اور ضرورت کو اسلام کی آفاقی تعلیمات کی روشنی میں جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی سعی بلیغ کریں۔ سردست صاحب ایمان خاتون کا لباس اسلام کی نگاہ میں کیا اہمیت و حیثیت رکھتا ہے؟ اس سوال کا جواب دین مبین کی تعلیم کردہ ہدایات کے آئینے میں دیکھتے ہیں۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالی ان عورتوں پر رحم فرمائے جنھوں نے اسلام کے ابتدائی دور میں (مکہ سے مدینہ) ہجرت کی۔ جب اللہ پاک نے وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ کا حکم نازل فرمایا تو انھوں نے اپنی موٹی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنا لیئے۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں مشرک عورتیں سر پر دوپٹہ باندھ کر کے بقیہ حصہ کمر پر ڈال دیا کرتی تھیں۔ اس کے برعکس مسلمان

عورتوں کو حکم ہوا کہ سر سمیت سینہ اور گلے پر بھی دوپٹہ ڈالیں۔ یہ حکم سن کر صحابیات نے موٹی چادروں کو کاٹ کر اپنے دوپٹے بنالئے، کیونکہ باریک کپڑے سے سر اور بدن کا پردہ نہ ہوسکتا تھا۔ تحفہ خواتین میں مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ حدیث مذکور کے ذیل میں رقمطراز ہیں: آج کل کی عورتیں سر چھپانے کو عیب سمجھتی ہیں اور دوپٹہ اوڑھتی بھی ہیں تو اس قدر باریک ہوتا ہے کہ سر کے بال اور مواقع حسن و جمال اس سے پوشیدہ نہیں ہوتے، دوسرے اس قسم کا دوپٹہ بناتی ہیں کہ سر پر ٹھہرتا ہی نہیں چکناہٹ کی وجہ سے بار بار سرکتا ہے اور پردہ کے مقصد کو فوت کردیتا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ایسے مرد پر لعنت فرماتے ہیں جو عورت کا لباس پہنے اور ایسی عورت بھی اللہ تعالی کی لعنت کی سزاوار ٹھہرتی ہے جو مرد کا پہناوا زیب تن کرے۔ اس حدیث مبارک کی روشنی میں اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیے! فیشن پرستی کا ماحول، موسم اور فضا اباحیت پسندی، جنسی بے راہ روی، فحاشی و عریانی اور مادیت کی یورش ہر سو بپا کیئے ہوئے ہے۔ نادانی خود فریبی اور نفس پرستی کا شکار مسلمان غیروں کی نقالی میں اس قدر منہمک ہوچکا ہے کہ مرد و زن کے ہیئت لباس، نوعیت کار اور پیدائشی فرق تک کو ختم کردینے پہ تلا ہوا ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کے دو طبقے ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ان دو گروہوں میں سے ایک تو وہ قوم ہوگی جن کے پاس کوڑے ہونگے گائے کی دم کی طرح اور اس سے وہ لوگوں کو (ناحق) مارینگے۔ دوسرا طبقہ ان عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنے ہوں گی لیکن پھر بھی ننگی ہونگی، مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی جانب میلان رکھنے والی ہوں گی۔ انکے سر خوب بڑے بڑے اونٹوں کے کوہان کی طرح ہونگے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی اسکی خوشبو پاسکیں گی۔ حالانکہ اسکی خوشبو اتنی اتنی دور سے آرہی ہوگی۔

کتنی سخت وعید ہے ان دختران ملت کے واسطے جو اسلامی معاشرت اور اوضاع و اطوار سے صرف نظر کرکے جدت پسندی اور باطل رسوم و رواج کو اپنی کامیابی کی کلید اور ترقی کا زینہ سمجھ بیٹھی ہیں۔ کیا آج مغرب کی مادہ پرستی نے عورت کو زمانہ جاہلیت کی طرح عزت کی اوج ثریا سے خاکِ ذلت پر نہیں دے مارا؟ کیا آج امت مسلمہ کی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں مغربی استعمار کے دام تزویر کا شکار نہیں؟ فیصلہ آپ پر ہے!! فطرت سے بغاوت کے نتیجے میں خود اس یورپ کی معاشرتی ٹوٹ پھوٹ اور خانگی زندگی کی زبوں حالی کیا صورت و شکل اختیار کرچکی ہے؟ اس ضمن میں سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف کا یہ اعتراف جرم سند کے طور پر پیش کرنے کیلئے کافی ہے، جس میں انھوں نے کہا: ہم نے عورتوں کو گھر سے نکال کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اس سے اگرچہ ہماری مصنوعات بڑھ گئیں لیکن ہم معاشرتی ابتری کا شکار ہوگئے ہیں۔

محترمہ وردہ صدیقی

# علماء کے لئے تجارت کے آسان طریقے

جب دینی مدارس کے طلبائے کرام درس نظامی مکمل کر کے عملی میدان میں اترتے ہیں تو منبر ومحراب کی ذمہ داری سنبھالنے کے ساتھ ساتھ ذریعہ معاش کی تلاش ان کے لئے ایک آزمائش سے کم نہیں ہوتی۔ ایسے میں اگر یہ تجارت کو اپنائیں تو یہ ان کے حق میں بہت بہتر رہے گا۔ بہت سی آسانیوں کے ساتھ شروع میں انہیں کئی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔

مدارس کی طرف رخ کرنے والوں میں اکثر طلبا غریب اور متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے پاس سرمایہ ہوتا ہے نہ تجربہ ایسی صورت میں انہیں کیا کرنا چاہیے؟

سب سے پہلے تو والدین کی ذمہ داری ہے کہ جس طرح لکھانے پڑھانے میں اتنا تعاون کیا وہاں اب اولاد کو برسر روزگار بنانے میں بھی مدد کریں۔۔

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اولاد بالغ ہوجائے تو دیگر امور کی طرح ان کے کسب معاش کے اسباب تلاش کرنے میں ان کی مدد کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔ وہ فرماتے ہیں بچے کے نشو ونما کے بعد انکے معاش ومعاد سے متعلق ضروری نفع بخش تعلیم دی جائے اور جب وہ بڑا ہو جائے تو اسکی شادی کی جائے اور ایسا پیشہ و ہنر سکھایا جائے جو اس جیسے ساتھیوں کے شایان شان ہو (البدر البازغہ)

## فضلائے کرام اور وراثتی پیشہ

فضلائے کرام کے لیے بہتر تو یہ ہے کہ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ والدین کا وراثتی پیشہ اپنائیں جو ان کے آبا واجداد کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان کے ساتھ شامل ہوجائیں۔ یہ بے حد آسانیوں کا متحمل ہے۔ اول یہ کہ آپ کو یہاں سرمایہ لگانے کی ضرورت بھی نہیں ہوگی دوم یہ کہ آپ نے اپنے ابا، چچا وغیرہ کو کام کرتے دیکھا ہوگا تو ضرور کچھ نا کچھ سوجھ بوجھ ہوگی سوم یہ کہ آپکے سرپرست ہر وقت آپ کی رہنمائی اصلاح وتعاون کے لئے موجود ہوں گے۔ چہارم یہ کہ امامت درس وتدریس اور تجارت دونوں کو بہت اچھے سے مینج کرلیں گے۔

## مہارت وصلاحیت:

جس کے سے متعلق آپ دلچسپی رکھتے ہیں، آپ میں اس کام کے کرنے کی جسمانی استعداد اور ذہنی میلان بھی موجود ہے تو اس پیشے کو بخوشی اپنایئے۔ اگر آپ اپنی صلاحیت کے مطابق کام کریں گے تو بہت جلد ترقی کرتے چلے جائیں گے اور اگر مجبور ہوکر کوئی کام کریں گے تو عین ممکن ہے کہ بہترین نتائج برآمد نہ ہوں۔

## دورانِ تعلیم بھی ہنر سیکھے

طالب علمی زمانے میں اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں اس کے لیے سب سے نادر موقع یہ ہے کہ جب بھی آپ کو فارغ وقت ملے، خصوصا سکول، کالج، یونیورسٹی اور مدرسے کی چھٹیوں کو کارآمد بناتے ہوئے فورا کوئی ہنر سیکھئے، شارٹ کورس کریں، باہر نکلیں، ہر قسم کے کام کو پرکھیں، بزنس کے اونچ نیچ کا بغور مشاہدہ کریں۔ اس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ کیا کام آپ کے حال کے مناسب ہے؟ کس کام میں آپ شوق و دلچسپی رکھتے ہیں؟ کس کام میں آپ کو صلاحیت و مہارت حاصل ہے؟؟ جان لینے کے بعد اس کام کا انتخاب کیجیے اور تکمیل کے لئے کمر باندھ لیں۔ بہت جلد آپ ترقی کی منازل طے کرتے چلے جاہیں گے۔

دراصل ''تلاش منزل'' کا یہ time duration بڑا ہی کڑا اور پر مشقت ہوتا ہے مگر کچھ وقت کی پریشانی اور تنگی اٹھا کر کر آپ ہمیشہ کا چین وسکون حاصل کر لیتے ہیں۔ لہٰذا اپنی صلاحیت و مہارت کو ترجیح دیجیے!

## مجھے لگتا ہے تم اسے عمدگی سے کرتے ہو!

صحابہ کرامؓ مسجد نبوی کی تعمیر کیلئے اینٹیں تیار کر رہے تھے، حضرموت ایک شخص بڑی عمدگی سے مٹی گوندھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کام دیکھ کر فرمایا: '' خدا اس پر رحمت فرمائے جو کسی صنعت میں کمال پیدا کرے۔'' پھر اس شخص سے فرمایا'' تم اسی کام میں لگے رہو مجھے لگتا ہے تم اسے عمدگی سے کرتے ہو (ابن ماجہ)

تجارت کے میدان میں اپنی صلاحیت جان لینے کے بعد اسی فیلڈ کے کسی تجربہ کار تاجر سے جڑ جایئے جو آپکے ساتھ مخلص ہو، جو بہترین رہنمائی کرے اور آپ بھی جی جان لگا کر محنت کیجئے کاروبار کے ہار میں خوب اچھے طریقے سے لین دین کے موتی پرونا سیکھ لیں تا کہ تجربہ اور سرمایہ ہاتھ آتے ہی آپ جلد اپنا کام شروع کر سکیں۔

## قرضِ حسنہ بھی لے سکتے ہیں

اگر آپ کے پاس تجربہ ہے۔تو قرض حسنہ لے کر کام شروع کریں۔اس صورت میں تو یہ بہت سود مند رہتا ہے جبکہ آپ کے پاس عقلمندی، ذہانت ،فہم وفراست اور تجربہ موجود ہو،آپ نے سروے کیا ہوتو آپ قدم جما سکتے ہیں بصورت دیگر ہوسکتا ہے کہ آپ کاروبار میں مار کھا جائیں اور نقصان کر بیٹھیں۔

## پارٹنرشپ کیجئے

اگر آپ کے پاس سرمایہ اور تجربہ دونوں موجود ہیں اور آپ امامت کے ساتھ ساتھ بھر پور کاروبار بھی کرنا چاہتے ہیں تو اپنے ہی جیسے کسی ساتھی کے ساتھ مل کر پارٹنر شپ پر کاروبار کیجیے! یہ وہ صورت ہے جس میں آپ آسانی کے ساتھ علمی و معاشی دونوں سلسلوں کو بہترین طریقے سے جاری رکھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں آپ نے پڑھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ باری مقرر فرمائی تھی۔ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تو اس روز آپ کا ساتھی اپنی معاشی ضروریات میں مصروف رہتے۔جب وہ آتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو دن بھر کے تمام سنے ہوئے اقوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سیراب / فیض یاب فرماتے ایسے ہی دوسرے دن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے معاشی کاروبار میں مشغول ہوتے۔ شام کو جب ساتھی کے پاس جاتے تو وہ انہیں سارے دن کے حالات و واقعات سے آگاہ کرتے۔ یہ آخری طریقہ سب میں فائدہ مند ہے اگر علماء حضرات احسن طریقے سے اپنے علمی و معاشی اوقات کار کو تقسیم کرلیں تو بہت فائدے میں رہیں گے۔

آپ انبیا علیہم السلام، صحابہ کرامؓ، اکابرین عظامؒ کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔آپ کو اپنے ارد گرد بھی ایسی زندہ مثالیں ضرور ملیں گی۔امام الفقہا والمحدثین حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کی مثال آپ کے سامنے ہے۔جن کا دینی و معاشی کاروبار اوج کمال پر تھا۔جنہوں نے فقط اپنی ذات کیلئے نہیں کمایا بلکہ بہت سے غریبوں یتیموں اور مسکینوں کی کفالت بھی فرمائی۔

بے شک اللہ کا بے انتہا فضل اور بے پایاں رحمت ان لوگوں کا مقدر ہوتی ہے جو مخلص اور ایماندار ہوں،آپ بھی اپنے پیشے سے محبت کر کے صدق وسچائی اور محنت کی غذا سے اسے پروان چڑھائیں اور غیر کے احتیاج پر اپنے ہاتھ کی کمائی کو ترجیح دیں۔اپنے بل بوتے پر کھڑے ہوکر اپنا مقام بنائیں اور کھجور کے درخت کی طرح بن جائیں جس پر سخت سے سخت حالات آتے ہیں مگر وہ کبھی نہیں اکھڑتا......

مولانا عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

# داستانِ رفتگان

## عظیم مجاہد حضرت مولانا جلال الدین حقانیؒ کی ایمان افروز باتیں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے چہیتے شاگرد، اپنی زندگی کے چالیس برس میدانِ جہاد میں صرف کرنے والے عظیم مجاہد، فاضل وسابق مدرس دارالعلوم حقانیہ، معقولات ومنقولات پر دسترس رکھنے والے، فقید المثال عالم دین، روسی فوج کے خلاف افغانستان میں خوست، پکتیکا اور ژاور کے مشکل ترین محاذوں پر اولین فتح پانے والے گوریلا کمانڈر، طالبان دور حکومت کے وزیر سرحدات اور نائن الیون کے بعد ''حقانی نیٹ ورک'' کے سربراہ کے طور پر جانی پہچانی شخصیت مولانا جلال الدین حقانی کے انتقال کی خبریں اخبارات میں شائع ہورہی ہے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اس سے قبل بھی ملا محمد عمر مرحوم کی رحلت کے ایک دو دن بعد یہ خبریں پریس اور میڈیا پر چلی تھی، پوری حقیقت تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوگی کہ حقانی صاحب، کب اس دنیائے فانی سے پردہ فرما ہوئے؟ تاہم ان کی یاد میں یہ چند منتشر یاداشتیں نوکِ قلم سے لکھ دیئے۔

حضرت حقانی صاحبؒ سے ملاقاتیں تو بہت ہوئی تاہم ایک ملاقات جو افغانستان پر امریکی جارحیت سے قبل دارالعلوم حقانیہ میں عمّ مکرم مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کے دفتر ماہنامہ الحق میں ۱۵؍رمضان ۱۴۲۰ھ کو ہوئی اس ملاقات کی بعض باتیں تاحال ذہن پر نقش ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ اپنی جہادی تاریخ قلمبند کردیں تو یہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوگا، بالکل ایسا ہی جیسا کہ اسلامی معرکوں کی تفصیلات ''فتوح الشام'' وغیرہ میں محفوظ ہیں۔ اسی طرح اس صدی کا یہ عظیم جہاد بھی آنے والی نسلوں پر بڑی دیرپا اثرات کا حامل ہوگا، لہٰذا اس جہاد کی معرکہ آرائیاں مجاہدین کے تہی دستیوں کے باوجود ثبات وعزیمت کے واقعات، میدان جنگ کی کرامات یہ سب کسی نہ کسی طرح جزئی طور پر ہی صحیح، لیکن محفوظ تو ہونی چاہیے۔

اس پر حقانی صاحب نے لمبی سانس لیتے ہوئے فرمایا: ایسی ہزاروں باتیں اور واقعات لوح قلب ودماغ پر رقم ہیں لیکن ہمیں اس کی فرصت کب ملتی ہیں کہ اسے نوک قلم پر لے آئے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ چلئے چند ایک واقعات تو زبانی ہی سنادیجئے۔ جس پر ذیل کے واقعات بیان فرمائے ساتھ

ہی تشریف فرما مولانا شیر علی شاہؒ صاحب نے بھی چند واقعاتِ جہاد سنائے۔

## شیخ الحدیثؒ کا ارشاد مولانا جلال الدین حقانیؒ جہاد میں میرے جانشین:

فرمایا کہ یہ سب کچھ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی تعلیمات اور توجہات کی برکات ہیں، جو میرے اور میرے ساتھیوں کے دلوں پر منعکس ہوئیں اور اللہ کریم نے ہمیں جہاد؛ افغانستان کے لیے چن لیا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ نے مجھے ایک دفعہ فرمایا ”آپ میرے جانشین، خلیفہ اور جہاد کے عمل میں نائب ہیں“۔

## معمولی کنکریوں سے روسی ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کا الٹ جانا:

فرمایا کہ جہاد کے دوران گاہے گاہے ہم حضرت کی مجلس میں حاضر ہوکر روحانی فیض حاصل کرتے تھے، کہ ایک دن میں نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے جنگی وسائل کی کمی اور دیگر مصائب کا ذکر کیا، کہ نہ ہمارے پاس ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں ہیں نہ طیارے اور میزائل، اور دوسری طرف عالم یہ ہے کہ عسکری ساز وسامان کا ایک بہت بڑا طوفان ہے، جو روس سے مسلسل چلا آرہا ہے، اور افغانستان کے چپہ چپہ میں تباہی پھیلا رہا ہے، تو آپ کے دادا جان مولانا عبدالحقؒ نے بڑے پیار سے فرمایا کہ بخاری شریف میں یہ حدیث تو تم نے پڑھی ہے، کہ ”جب دشمن مقابلے میں آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں اٹھا کر شاہتِ الوجوہ کہتے ہوئے ان پر پھینک دیتے“ تم بخاری شریف کے اس نبوی طریقہ کار کو اپنا لو۔ حقانی صاحب نے قسم اٹھا کر فرمایا کہ ایک دفعہ ہم سخت نرغے میں تھے، ٹینکوں کا کانوائے آرہا تھا، ہم ایک پہاڑی ٹھکانے میں پریشان بیٹھے تھے کہ کوئی ایسا ہتھیار ہمارے پاس نہیں جو اس کانوائے پر کارگر ثابت ہوتا۔ بس اسی حالت میں میں نے کنکریوں سے مٹھی بری اور اپنے استاذ کے فرمان کے مطابق پیغمبر اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوا ”شاہتِ الوجوہ“ پڑھ کر کنکریاں دشمن کی طرف پھینک دی، اور پھر خدا کی قدرت کہ جو کنکری جس ٹینک اور بکتر بند گاڑی کو لگی وہ وہی الٹ کر نیچے گرگئی۔

## پہاڑی وادی اور درے میں خشک ندی سے پانی کا میسر ہوجانا:

فرمایا کہ ایک دفعہ ہم مجاہدین پہاڑی درے میں پھنسے ہوئے تھے اطراف سے دشمنوں نے سارا علاقہ گھیر رکھا تھا، درے میں نیچے ندیاں خشک ہوچکی تھی، اس عالم میں ہمیں پانی کی سخت ضرورت پڑھ گئی، لیکن پانی کا نام ونشان دور دور تک معلوم نہیں ہورہا تھا، ہم کافی پریشان تھے، اسی دوران دشمن کے ہیلی کاپٹر فضا میں نمودار ہوئے، میں نے ساتھیوں کو کہا کہ اپنے بچاؤ کیلئے پہاڑی کے دامن میں چھپ

جاؤ۔ سب ساتھی پھیل گئے۔ ہیلی کاپٹر نے آکر وادی میں خشک ندی پر بمباری کی، اس بمباری کے نتیجے میں زمین سے پانی فوارے کی طرح پوٹنے لگا۔ دشمن کے ہیلی کاپٹر واپس ہوئے، تو میں نے ساتھیوں کو کہا کہ آؤ اللہ نے دشمن کے شر سے خیر نکالا۔ تمہارے لئے پانی کا الٰہی بندوبست ہو چکا ہے۔ جب ہم ندی پر گئے تو دیکھا کہ وہ بم جو انہوں نے پھینکا تھا تو بالکل صحیح سالم کڈھے پڑا ہے اور پانی چشمے کی شکل میں وہاں سے نکل رہا ہے

## اس دن کے بعد مجاہدین کے رزق کی کسی قسم کی تشویش نہیں رہی:

مولانا جلال الدین حقانیؒ نے مزید فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہمارا ایمان ہے اسی طرح یہ بھی عقیدہ ہے کہ مجاہدین کو اللہ تعالیٰ کبھی بھوکا نہیں چھوڑتا اور انہیں رزق ہر قسم کے سخت حالات واقعات میں پہنچا کر رہتا ہے۔ پھر فرمایا کہ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ روسی جہاد کے ابتدائی ایام میں جب ہم میدانِ جہاد میں مصروف تھے، تو دوران جہاد ایک دفعہ مجھے اور ہمارے دیگر ساتھیوں کو مسلسل کئی روز تک غلہ وغیرہ نہ مل سکا ایک دن صبح ہی صبح جب میں اٹھا تو بڑا پریشان تھا کہ اے اللہ ہم کیا کریں گے۔ اسی حالت میں نماز پڑھی اور پھر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ مجاہدین کپڑوں، چپلوں کے بغیر کسی نہ کسی طرح گزارہ کر سکتے ہیں۔ فرمایا کہ ہماری حالت یہ ہوتی تھی کہ تین تین مہینے بعد جا کر کپڑے تبدیل کرتے؛ لیکن غذا و خوراک کے بغیر گزراوقات ناممکن ہے۔ دوسری طرف حال یہ تھا کہ ہمارے پاس غلہ بالکل ختم تھا، قریبی آبادی میں جو دوکاندار تھے، وہ ہمیں غلہ دینے پر آمادہ نہ تھے: وہ ہمیں کہتے کہ ہمارے پیچھے جاسوس لگے رہتے ہیں۔ جو کہ ہماری رپورٹ حکومت تک پہنچاتے ہیں، کہ یہ لوگ مجاہدین کو غلہ کی فراہمی کرتے ہیں، لہٰذا ہم مجبوراً چاہتے ہوئے بھی آپ کو اشیاء خوراک نہیں دے سکتے۔

فرمایا کہ اسی سوچ و بچار میں تھا کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا خواب میں دیکھا کہ ایک عمر رسیدہ بزرگ شخص پیچھے سے آکر میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر سخت لہجہ سے مخاطب کر کے کہتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں ہے؟ میں جواب دینے والا تھا کہ اللہ پر بھروسہ ہے لیکن کچھ اسباب کے درجہ میں فکر بھی تو ہونی چاہیئے، اس نے دوبارہ غصے بھرے انداز میں کہا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں؟ اس دفعہ میں پھر جواب دینے کا ارادہ کررہا تھا کہ اس نے تیسرے مرتبہ یہ جملہ دہرادیا اور پھر کہا کہ تم جب جہاد کے میدان میں نہ تھے، تو پچھلی ۳۲، ۳۳ سالہ زندگی میں تمہیں اللہ تعالیٰ مسلسل رزق دیتا رہا اور اب تمہارا خیال ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ہو تو تمہیں رزق نہیں ملے گا؟ پھر موصوف نے ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تمہارے لئے اس درخت کے اوپر گوشت لٹکا دے گا اور پھر وہ معمر بزرگ چلا گیا۔ میں بیدار ہوا تو

وہ خواب ذہن میں تھا جس سے ذہنی اطمینان کی کیفیت طاری ہوئی کہ اللہ مالک ہے وہی ہماری خوراک کا بندوبست کرے گا۔اسی صبح ایک چرواہا آیا اوراس نے ایک دنبہ لاکر ہمارے سامنے رکھ کر کہا کہ مجھے پتہ چلا کہ آپ لوگ کئی دن سے بھوکے ہیں ۔ لہٰذا یہ لے کر اپنی خوراک کا بندوبست کرلے اور ہاں میں نے دوسرے لوگوں کو بھی کہہ دیا ہے کہ اپنی صدقات وغیرہ یہاں آکر آپ مجاہدین کو دیں۔ وہ شخص چلا گیا تو ہمارے ساتھیوں نے اس دنبہ کی چرم نکالنے کیلئے بالکل اسی درخت پر لٹکایا جس کی طرف اس بوڑھے بزرگ نے اشارہ کر کے خواب میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس درخت پر گوشت لگادیگا۔بس اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی مجاہدین کے رزق کے متعلق تشویش نہیں کی

## مولوی احمد گل شہید کے ساتھ امانت محفوظ رہنے کی بابت کرامت:

فرمایا کہ مولوی احمد گل شہید کے ساتھ ایک ساتھی کی کچھ امانت تھی غالباً ڈھائی تین لاکھ روپیہ تھا۔ جب شہید ہوئے تو امانت رکھوانے والے نے اس کے ورثا سے امانت طلب کی ۔ جواب میں ورثاء نے لاعلمی کا اظہار کیا، کہ ہمیں تو کوئی معلومات نہیں ہیں اس کے میراث میں ہمیں ایسی کوئی شئ نہیں ملی اور نہ اس کے بارے میں کوئی دستاویز ہے ۔امانت رکھوانے والے نے کہا کہ میں نے دل میں کہا کہ میری امانت تو ضائع نہیں ہوئی ہوگی ؛ کیونکہ احمد گل (شہید) نہایت ہی امانتدار انسان تھے ۔اس نے کہا کہ میں نے اسی رات خواب میں مولوی احمد گل شہید کو دیکھا کہ اس نے کہا کہ تجھے اپنی امانت کی فکر ہے وہ بالکل محفوظ ہے۔ میں نے اسے فلاں جگہ پر فلاں بنک کے فلاں اکاونٹ میں جمع کروائی ہے۔اور یہ سب کچھ میں نے ایک کاغذ پر تحریر کیا ہوا ہے اور وہ کاغذ میں نے اپنے گھر میں فلاں صندوق میں رکھا ہے ۔اس کے بعد میں جب صبح اٹھا تو اس کے ورثاء کے پاس گیا اوران کو پوری تفصیلات سے آگاہ کردیا وہ گھر گئے اور صندوق کھولا تو اس سے ایک کاغذ خود بخود اچھل کر نیچے آگرا جس پر پوری تفصیلات وغیرہ درج تھے اور وہ لے آیا۔بعینہ وہی تفصیل اس پر لکھی تھی جو کہ مجھے شہید مولوی احمد گل نے بتائی تھی ۔اس کے بھائی نے بتایا کہ واللہ ہم نے کئی بار کہ صندوق کھولا تھا۔حقانی صاحب نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے جا کر اسکو بنک سے یہ امانت نکلوا کردی

## طالب محمد شہید کی کرامت

مولانا جلال الدین حقانی نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم جہاد میں لڑ رہے تھے کہ ہمارے کچھ ساتھی شہید ہوئے ۔ ہم نے ان کو اٹھا کر دفنا دیا، ان میں ایک ساتھی طالب محمد کی لاش نہیں ملی ۔ ہم نے اسے کافی ڈھونڈا لیکن کچھ بھی پتہ نہ چلا۔ اس علاقے میں حکومتی لوگوں سے پتہ چلوایا کہ کہیں زخمی یا مردہ

حالت میں اس کو تو نہیں لے گئے ہیں لیکن کہی بھی کسی قسم کی معلومات نہ ہو سکے۔ حتی کہ 12 دن تک کچھ بھی پتہ نہ چل سکا آخر ہم نے ارادہ کیا کہ اب یہ جنگی علاقہ چھوڑ دے کیونکہ ہم چھ دنوں میں جگہ تبدیل کرے جنگی حکمت عملی کی بنیاد پر۔ رات ایک ساتھی نے خواب دیکھا کہ طالب محمد شہید بتا رہا ہے کہ تم لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہو، اگر مجھے ڈھونڈتے ہو تو میں فلاں ڈھیری کیساتھ جو جڑی بوٹیاں ہے ان کے ساتھ ہوں۔ صبح وہ اٹھا تو اس نے مجھے (مولانا حقانی) بتایا۔ میں نے کہا کہ شہید کا خواب جھوٹا نہیں ہوتا ،تم لوگ جاؤ اور اس جگہ کو ڈھونڈو جو اس نے خواب میں بتائی ہے۔ میں بھی آتا ہوں۔ وہ لوگ چلے گئے اور اس جگہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک نئی قبر تھی اور طالب محمد کی لاش نہ ملی۔ پھر میرے پاس آکر حالات بتائے کہ وہ نئی قبر کھودے؛ اس لئے پر پہلے کوئی قبر نہ تھی اور یہ قبر بھی تازہ ہے۔ میں نے اجازت دی، جب قبر کھودا گیا تو اس میں وہی طالب محمد شہید رحمۃ اللہ علیہ پڑے ہوئے تھے تقریباً دو ہفتے گزرنے کے باوجود ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے اسے ابھی کسی نے شہید کر دفنا دیا ہو۔ وہ کافی زخمی تھے ایسے معلوم ہوا کہ اس پر 20,22 آدمیوں کے گروہ حملہ آور ہو کر شہید کیا۔

## حقانی کہلانا اس نسبت کی برکت کے حصول کیلئے

خوست کی فتح کے موقع پر لاہور میں جمعیت علماء اسلام کے ایک کنونشن میں فرمایا، آپ حضرات کو یہ تجسس ہوگا کہ میں حقانی کیوں کہلاتا ہوں؟ اس تخلص میں میرا مقصد حقانیت کے موقف پر اپنی استقامت ،حق کی علمبرداری، یا فنا فی الحق ہونے کا دعویٰ نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ میری نسبت مدرسہ حقانیہ اور اپنے شیخ و مربی مولانا عبدالحقؒ کی طرف ہوتا کہ اس نسبت کی لاج رکھ کر اللہ کریم ہمیں کامیابی سے نوازے۔ مجھے اس ادارے اور اپنے شیخ سے نسبت پر فخر ہے اور یہ سب اسی نسبت کی برکتیں ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں توفیق دی اور ہم سکوت ،قعود اور مداہنت سے بچ کر جابر وظالم اور بڑے کافر اور ملحد کے مقابلہ میں ڈٹ گئے اور بزعم خود سُپر پاور کے مقابلہ میں توپوں، ٹینکوں اور جہازوں کی بمباری کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور اللہ پاک نے کمیونزم کو نہ صرف یہ کہ افغانستان اور روس میں شکست دی بلکہ اسے پورے عالم میں رسوا کر دیا۔ آج خود رُوسی جمہوریتیں مجاہدین کی برکت سے آزادی کے لئے کوشاں اور بیقرار ہیں بلکہ اس جہاد کی برکت سے پورے عالم میں محکوم ومظلوم اور غلام قوموں (خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) کو بھی آزادی کا احساس ہوا۔ یہ سب حقانیہ، مولانا عبدالحقؒ اور حق پرستی کی برکتیں ہیں کہ آج جہادِ اسلام پوری دنیا میں ایک اہم اسلامی تعلیم کی حیثیت سے متعارف ہے۔

## مختصر سوانح

آپکی مختصر سوانحی احوال جو آپ کے بھائی حاجی خلیل الرحمٰن صاحب اور بعض دیگر ذرائع سے میسر ہوئے کچھ یوں ہیں۔

پیدائش: آپ ۱۹۴۰ء میں الحاج خواجہ محمدؒ بن سید عالی شاہؒ کے ہاں افغانستان کے صوبہ پکتیا کے ضلع وزی میں پیدا ہوئے

قومیت: خاندانی حیثیت سے تعلق خوست کے معروف قبیلہ زدران کی شاخ میزائی سلطان خیل سے ہے ،آپ کا گھرانہ علمی ، جہادی اور روحانی حیثیت کا حامل ہے،اور انگریز کے خلاف جہاد میں ہمیشہ صف اول میں برسرِ پیکار رہا، گویا جہاد وحریت کا کام آپ کو ورثہ میں ملا۔

تعلیم: ابتدائی اور وسطانی درجات کی تعلیم کی سلسلہ میں اپنے علاقہ کے علماء کرام مولانا صاحب بادشاہ، مولانا سید حسن ،مولانا نادر خان ،مولانا خواجہ اور مولانا محمد قاسم سے استفادہ کیا، مزید علمی خوشہ چینی کیلئے دارالعلوم حقانیہ پہنچے

فراغت: دارالعلوم حقانیہ سے ۱۳۹۰ھ میں فراغت پائی۔

## دارالعلوم حقانیہ میں تقرری

یکم ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ کو ۹۰ روپیہ مشاہرہ کے ساتھ تقرر ہوا۔صرف ایک برس تک یہاں تدریسی خدمات بجالا سکے۔روس کے خلاف جہاد میں عرصہ دراز تک سرگرم عمل رہے۔طالبان تحریک کے صف اول میں شامل تھے۔اسوقت حقانی نیٹ ورک کے نام سے امریکہ اور یورپ کیلئے دردسر بنے ہوئے ہیں ۔جہادی عظیم کارناموں کی وجہ سے انہیں اپنے وقت کا امام شامل گردانا جاتا ہے۔

## مدرسہ منبع العلوم

آپ نے شمالی وزیرستان کے علاقہ میران شاہ میں دینی علوم کا ایک مرکز منبع العلوم کے نام سے قائم کیا۔جس سے ہزاروں علماء نے فیض حاصل کیا۔یہی مدرسہ روس کے مقابل عظیم جہاد کا مرکزی مورچہ بھی رہا۔

## اولاد اور دین کی خاطر ان کے قریبی لواحقین کی شہادتیں

آپ کے فرزند مولانا سراج الدین حقانی المعروف بہ خلیفہ صاحب کو آپ کا نائب سمجھا جاتا ہے ان کے علاوہ مولانا نصیرالدین المعروف بہ ڈاکٹر صاحب جہادی میدان میں آپ کے ہم نوا رہے جنہیں کچھ عرصہ قبل اسلام آباد میں شہید کیا گیا۔آپ کی اولاد میں تین فرزندان بدرالدین، عمر اور محمد بھی

ڈرون حملوں میں جام شہادت پی چکے ہیں، اس کے علاوہ آپ کے خاندان کی مستورات میں نصف درجن سے زیادہ عورتیں شہادت کی خلعتِ فاخرہ سے مزین ہوکر ایک عظیم تاریخ رقم کر چکی ہیں۔ مولانا حقانی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں کا کہنا ہے کہ جب بھی ان کے بیٹے یا قریبی رشتہ دار شہادت کے منصب پر فائز ہوجاتے اور کوئی موصوف سے افسوس وتعزیت کرتا تو اس پر گویا ہوتے کہ میں تعزیت وافسوس پر خفا ہوتا ہوں، اس کے بجائے مجھے مبارک باد دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر میرے گھرانے کا کوئی فرد کام آگیا۔

### والدہ کی جہادی سرگرمیاں:

مولانا شیر علی شاہ صاحب نے ایک مرتبہ دورانِ سفر سوات سوانح حقانی صاحب میں اپنے قلم سے لکھوایا کہ مولانا جلال الدین حقانی کی والدہ بھی جہادی میدان کی بڑی کمانڈر تھی، وہ روس کے خلاف جہاد کے دوران مورچوں پر خود جاتی تھی اور مجاہدین کی حوصلہ افزائی فرماتی تھی۔ اسی طرح بعض اوقات جب حقانی صاحب نہ ہوتے تو مجاہدین کو جنگی تدابیر، پیغامات، مختلف حکمتیں وغیرہ بھی سمجھاتی تھی۔

## علامہ ظہیر الدین بابر (ایڈوکیٹ) کی رحلت

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے دیرینہ عقیدت مند جمعیت علماء اسلام اسلام کے مرکزی نائب صدر، اسٹار ایشیا نیوز چینل کے چیئرمین اور معروف سرگرم فلاحی کارکن علامہ ظہیر الدین بابر طویل علالت کے بعد ہندوستان کے دارالحکومت دہلی کے ایک ہسپتال میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۸ء بروز منگل بعد از مغرب انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

### جگر کی پیوندکاری

موصوف گزشتہ تین چار سال سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھے، کافی علاج معالجہ کیا لیکن افاقہ نہ ہوسکا، آخر کار پاکستان اور انڈیا کے ماہرین طب نے انہیں جگر کی پیوندکاری کا مشورہ دیا اس مشورہ کے بعد وہ کافی تردد میں تھے، شرعی حیثیت سے جمہور علماء کے نزدیک جملہ انسانی اعضا کی پیوندکاری ناجائز قرار دی گئی ہے۔اور وہ اس لئے کہ انسان کے پاس اس کے تمام اعضا امانت الٰہی ہیں۔ اوران کو نکال کر کسی اور کو دینا امانت الٰہی میں خیانت کے مترادف ہے۔میرے خیال میں وہ اسی وجہ سے اس اقدام پر کافی عرصہ سے آمادہ نہیں ہورہے تھے۔ بالاخر غیر مفتی بہ قول پر مجبوراً عمل کرنے کے لئے بادل نخواستہ تیار

ہوگئے، اس سلسلے میں ہندوستان کا انتخاب طبی میدان اور خاص کر جگر ٹرانسپلانٹ کے حوالے سے عالمی شہرت کی بنیاد پر کیا گیا انہیں جگر کے کچھ حصے کا عطیہ ان کے ایک بھانجے نے کیا، آپریشن کے سلسلے میں ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ اوران کے چھوٹے بیٹے عبداللہ بابر بھی گئے۔آپریشن ہوا تو کچھ دنوں بعد طبی تحقیق میں یہ بات واضح ہوئی کہ موصوف کے بدن کیساتھ انکے بھانجے کے جگر کی موافقت نہیں ہو پارہی۔اس سلسلے میں کئی دفعہ متعدد آپریشن کروائے گئے اور پھر یہ حتمی فیصلہ ڈاکٹروں نے سنایا کہ انکے بالکل قریبی ڈائریکٹ خونی رشتے والا شخص درکار ہوگا جو کہ انہیں اپنے جگر کا عطیہ پیش کرے۔ایسے موقع پر ان کے لاڈلے فرزند نے والد کی جان بچانے کیلئے اپنی زندگی پر کھیلتے ہوئے خود کو پیش کردیا، آپریشن ہوا جگر نے کام بھی شروع کیا لیکن کچھ دنوں کے بعد بابر صاحب کو دل کا عارضہ لاحق ہوا اور پھر اسی کے باعث بے ہوش ہو چلے، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق انہیں جانبر کرنے کیلئے دل کی پمپنگ کی گئی مگر وہ بحال نہ ہوسکے...... ع وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

صفات: مرحوم کی رحلت سے ہماری جماعت کو بہت بڑا دھچکا لگا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا خلاء اپنی قدرتوں سے پورا فرمائے۔بابر صاحب انتہائی خوش اخلاق، ہنس مکھ، سنجیدہ اور متحمل مزاج کے مالک تھے۔جمعیت کے اجلاسوں میں جب بھی وہ کوئی بات کرتے تو موضوع سخن سے باہر نہ نکلتے۔جو بھی رائے دیتے پختگی اور دلیل کے ساتھ ساتھ جذباتی مدوجزر سے دور رہ کر کہتے۔شاید اسی وجہ سے ان کی رائے کو اکثر اجلاسوں میں ترجیح ملتی۔مہمان نوازی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی، لاہور جب بھی جانا ہوا تو ان کا دسترخوان سج جاتا۔کتب بینی ان کا پسندیدہ کام تھا،اسی وجہ سے گھر، دفتر اور جہاں وہ رہتے کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ ساتھ رکھتے۔

## نادار طالبعلموں سے تعاون:

بعض طالبعلم ہمارے معاشرے میں مالی استطاعت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیمی سفر سے عاجز آجاتے، موصوف کو اسکا پتہ چلتا تو فوری طور پر اس کی پشتیبانی کیلئے پہنچ جاتے، ان کی زندگی میں ایک دو نہیں بلکہ درجنوں ایسی مثالیں موجود ہیں۔بچپن ہی سے انہیں دینی رجحانات میسر آئے

## بچپن سے دینی رجحانات:

لڑکپن میں مولانا عبیداللہ انورؒ سے بیعت ہوئے، شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز صفدرؒ کے ساتھ قربت ان کے ایک فرزند سے دوستی کی وجہ سے زیادہ میسر آئی۔اسی کی بناء پر اکثر دینی رہنمائی

مولانا صفدرؒ سے حاصل کرتے تھے۔مختصر سوانحی احوال یوں ہے:

## پیدائش، تعلیم و ملازمت:

آپ ۱۹۶۴ء کوشوکت علی ولد نوازش علی کے ہاں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے ،ان کے والد ۴۷ء میں انبالہ سے ہجرت کرکے پاکستان آئے۔آرائیں قوم سے تعلق تھا،ڈبل ایم اے اور ایل ایل بی کی تعلیم پائی۔۱۹۸۵ء کو آرمی ملٹری اکاؤنٹس کے شعبہ آڈٹ میں ملازمت اختیار کی۔

## جماعت کیلئے ملازمت کو خیر باد کہنا:

متحدہ مجلس عمل کے اولین انتخابات ۲۰۰۲ء کے موقع پر ہماری جماعت کی طرف سے الیکشن میں حصہ لینے کی غرض سے ملازمت کو خیر آباد کہہ دیا۔تاہم بعد میں یہ قانونی شرط آڑے آ گئی کہ ملازمت سے علیحدہ ہونے کے دو سال تک کوئی سرکاری ملازم الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتا،جو بھی ہوا لیکن انہوں نے جماعت کے لئے اپنی ملازمت تک کی قربانی دے دی۔

## ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے بچوں کو احساس دلانے کی صفت:

مرحوم کی خصوصیات میں سے ان کے بڑے فرزند غازی بابر کے بقول یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ڈانٹ ڈپٹ اور مار پیٹ کے بالکل روادار نہیں تھے۔اس لئے کبھی بھی بچوں کو غصہ ہوکر مارا نہیں۔ہاں اتنا تھا کہ وہ بچوں کو سمجھاتے کہ یہ کام اچھا ہے اور یہ کام کرنا مناسب نہیں ہے۔یعنی وہ انہیں احساس دلا دیتے کہ یہ اچھائی ہے اور یہ برائی۔اس طرح سے بچوں کے اندر کا اچھا اور نیک انسان جاگ جاتا۔اوروہ عمل پر آمادہ ہوتے۔

آپؒ دین و شریعت اور سنت کے سخت پابند تھے، اور یہی اپنے بچوں کو بھی سکھلایا، علاج کے سلسلے میں جب انڈیا میں مقیم تھے تو اسی دوران ان کے بیٹے غازی نے کسی سبب سے ٹوپی سر پر لینا چھوڑ دی والد کو پتہ چلا تو فون ملا کر اسے مخاطب کیا کہ مجھے بڑا دکھ ہوا کہ تم نے ٹوپی پہننا چھوڑ دی۔ صرف اتنا ہی کہا۔بس اس پر ان کے بیٹے کو احساس ہوگیا کہ میرے والد کیا چاہتے ہیں؟

## ایک ہی خرچ میں اجتماعی شادیوں کا نمونہ:

حدیث شریف میں ہے کہ مُردوں کی اچھی باتیں یاد کیا کروسو ہم بھی انکی ایک اچھی روایت کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں، کچھ عرصہ قبل ہم ان کے بیٹے اور بیٹی کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے لاہور گئے تو دیکھا کہ موصوف نے اپنے خاندان انبالہ آرائیں قوم کے تمام خونی رشتہ داروں کو جو پانچ چھ

ہزار افراد پر مشتمل تھے جمع کیا تھا اور اس تقریب میں اس خاندان کے سب لوگوں کو اجتماعی شادیوں کا موقع فراہم کیا۔ ایسے لوگ جو برادریوں میں شادی کے لمبے چوڑے خرچوں کی وجہ سے عاجز تھے، انہیں کہا کہ یہ ہم سب کا اکٹھا ایک ساتھ ولیمہ ہوگا۔ آپ کو کسی قسم کے خرچ اٹھانے کی زحمت نہیں کرنی ہوگی۔ خرچ میرا ہوگا جب کہ نام پورے خاندان کا ہوگا۔ یہ وہ روایات ہیں جو آج کل کی شادی و بیاہ کی رسموں کو ختم کرنے اور بریک لگانے کیلئے نہایت ہی موزوں اور اسے عملی بنانے کا تقاضا ہمارا معاشرہ بانگ دہل کر رہا ہے۔ لیکن پہل کون کرے؟ اس کیلئے تو ظہیر الدین جیسے لوگ چاہیے۔

خدا کے بندے ہیں ہزاروں بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

## مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ والہانہ تعلق :

عم مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی ذات پر آپ سخت فریفتہ اور عاشق تھے۔ جب بھی آپ لاہور جاتے تو ان کی رہائش، آرام و خدمت کے جملہ سہولیات پہنچانے میں پیش پیش رہتے نہ صرف خود بلکہ اپنے تمام بچوں کو دست بستہ کھڑا کروا دیتے تھے۔ افسوس! آج ہم ان گونا گوں صفات کے حامل شخصیت کو کھو بیٹھے۔ اللھم اغفرہ واجعل الجنة مثواہ جنازہ اگلے دن نماز عصر کے بعد لاہور کے ملٹری سوسائٹی کے وسیع و عریض پارک میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کی امامت میں ادا کیا گیا۔ جس میں علمائے کرام جمعیت علماء اسلام کے اراکین اور پاکستان کے مختلف علاقوں کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

# حضرت مولانا گلریز حقانیؒ کا وصال

معذور عالم دین، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل حضرت مولانا گلریز حقانی ۷ ستمبر ۲۰۱۸ بمطابق ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ کو مختصر علالت کے بعد اس دارفانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم کا جنازہ جمعہ کے دن عصر کی نماز سے قبل چار بجے برادرم مولانا حامد الحق صاحب نے ان کے گاؤں میشک میں پڑھایا۔ احقر کے علاوہ گردونواح کے درجنوں علماء اور سینکڑوں عوام الناس نے جنازہ میں شرکت کی۔

**سخت تکلیف دہ صورتحال میں طلب علم :** آپ جیسی شخصیت کو معذوری کے باوجود علم کے تمام مدارج طے کرنے پر داد نہ دینا ناانصافی ہوگی۔ آخری دس پندرہ سال تو کھانا کھانے میں بھی دوسروں کے محتاج ہوگئے تھے۔ طالب علمی انہوں نے اس حالت میں نبھائی کہ معذوروں کی سائیکل پر دوسرے ساتھی کھینچتے ہوئے دریائے کابل تک لاتے، اور پھر کشتی کے ذریعے پار کروا کر دارالعلوم تک

پہنچاتے ۔کبھی اُن کے بھائی گدھے اور خچر پر بٹھا کر لاتے، دارالعلوم کے صحن سے وہ ہاتھوں کے بل پر درسگاہوں تک پہنچتے ،اس سخت تکلیف دہ صورتحال کے باوجود کبھی کسی حالت میں سبق سے ناغہ کرنا گوارا نہ کیا۔ ۱۹۷۷ء سے لیکر ۱۹۸۹ء تک تحصیل علم کا سلسلہ جاری رہا۔

آپ ۱۹۶۲ء میں عبدالمطلب کے ہاں موضع میشک ضلع نوشہرہ میں پیدا ہوئے، پانچویں جماعت تک عصری تعلیم حاصل کی ،اسی دوران معیادی بخار میں ان کے ہاتھ پاؤں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور وہ رفتہ رفتہ ہمیشہ کے لئے دوسروں کے محتاج ہو چلے۔لیکن اس حالت میں بھی انہوں نے بے صبری و ناشکری کے کلمات کبھی اپنی زبان پر نہیں لائے۔

**اساتذہ سے تعلق اور تدریسی خدمات :** حقانیہ اور اسکے اساتذہ کے ساتھ حد درجہ والہانہ تعلق خاطر آخری عمر تک برقرار رہا۔فراغت کے بعد اپنے گاؤں میں تدریس کا کام شروع کیا،تیس برس تک صرف ونحو اور ابتدائی فنون برابر پڑھاتے رہے۔

**فن نحو میں مہارت اور فراغت کے بعد طلب علم کا شوق :** آپ کے شاگردوں کا کہنا ہے جب آپ کسی نحوی مسئلہ میں افہام وتفہیم کیلئے بحث کرتے تو اس کے لئے دلائل کے انبار لگا دیتے،ثبوت کے لئے تحریری سنبٹ ،عبدالغفور شرح جامی،دروس الکافیہ،خادمہ،تنویر الجامی اور تحریر کا ٹلنگ کسی کتاب کو نہ چھوڑتے،طلباء کے ساتھ انتہائی محنت فرماتے،آپ کے ایک شاگرد مولانا محمد طاہر حقانی،فاضل حقانیہ کا کہنا ہے کہ مجھے ان کے ساتھ تیرہ سال تک خدمت و رفاقت میسر رہی۔علم کی تشنگی تادم مرگ اُن میں برقرار رہی، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے ساتھ مولانا محمد شعیب آپ جھنڈئی مردان سے پڑھنے کے لئے داخلہ لیا،اس دوران ان سے کافیہ قال اقول اور ترجمہ قرآن کے سلسلے میں استفادہ میں شریک ہوتے رہے۔دور دراز کے علماء سے ملاقاتوں کے لئے بھی معذوری کے باوجود ہمہ تن مستعد رہتے۔مرحوم کی شخصیت میں ہم جیسے صحت مند اور تمام اعضاء وقویٰ سے برابر لوگوں کے لئے یہ سبق ہے کہ کسی حال میں بھی اللہ کی ناشکری نہ کرو،اور اپنے مقصد کے لئے برابر جستجو جاری رکھو۔

**اساتذہ و ہم درس ساتھی :** آپ کے اساتذہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ،حضرت مولانا فضل مولیٰ ،مولانا محمد علی،مولانا محمد ہاروت،مولانا اُسید اللہ رحمھم اللہ بھی شامل ہیں۔شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہؒ سے تفسیر قرآن میں بھرپور استفادہ کیا۔مولانا مفتی غلام قادر،مولانا مفتی ذاکر حسن اور مولانا شوکت علی حقانی آپ کے ہم درس ہیں۔مولانا گلریز اسم بامسمیٰ شخصیت کے مالک تھے جو علم وحکمت کے گل ولالہ تلامذہ کے سامنے پیش کرتے رہتے۔

جناب اسامہ الطاف

# چین میں اویغور مسلمانوں کا استحصال

برما میں مسلمان اقلیت روہنگیا کے خلاف ریاستی بربریت اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی المناک صورتحال پر مسلم دنیا میں عوامی اور حکومتی سطح پر بھرپور احتجاج ہوا، تاہم برما کے ایک چھوٹے ملک ہونے کے باوجود مسلمان ممالک کا احتجاج مؤثر اور عملی اقدام کی شکل اختیار نہ کرسکا۔

## اویغور مسلمان تاریخ کی روشنی میں

چین کی شمال مغربی ریاست سنکیانگ میں آباد مسلم قومیت اویغور کا بھی روہنگیا مسلمانوں کی طرح استحصال کیا جارہا ہے، تاہم اس معاملہ پر مسلم دنیا کا میڈیا اور حکومتیں بالکل خاموش ہے۔اویغور مسلمانوں کی اکثریت مشرقی ترکستان (سنکیانگ) میں آباد ہیں، یہ بنیادی طور پر ترک ہیں اور صدیوں سے اس خطہ میں آباد ہیں۔مشرقی ترکستان (سنکیانگ) کا رقبہ 16لاکھ کلومیٹر مربع ہے، یہاں کی زمین معدنی ذخائر سے مالامال ہے،سنکیانگ میں چالیس نہریں، 12دریا اور تین پہاڑی سلسلہ واقع ہیں، جغرافیائی طور پر سنکیانگ کی پاکستان اور ہندوستان سمیت 8ممالک سے سرحد ملتی ہے۔

اویغور مسلمان مشرقی ترکستان کے روایتی حاکم ہیں، تاہم چین کے بڑھتے ہوئے نفوذ اور طاقت کی وجہ سے مشرقی ترکستان چین کے زیر تصرف ہوگیا۔اویغور مسلمانوں نے چینی تسلط کے خلاف ایک سے زائد مرتبہ بغاوت کی، 1933 میں مسلمانوں نے باقاعدہ ایک علیحدہ آزاد ریاست قائم کی، جس کا علیحدہ دستور تھا اور خواجہ نیاز اس کے پہلے صدر تھے، تاہم کچھ ہی عرصہ بعد چینی حکومت نے جمہوریہ مشرقی ترکستان پر قبضہ کرلیا اور تاریخی روایات کے مطابق تمام حکومتی ارکان سمیت 10ہزار مسلمانوں کو شہید کیا۔ 1949 میں سنکیانگ باقاعدہ طور پر چین میں شامل ہوگیا، چند سالوں بعد چینی حکومت نے سنکیانگ یعنی مشرقی ترکستان کو خودمختار ریاست کا درجہ دے دیا، تاہم یہ خودمختاری محدود درجہ کی تھی،سنکیانگ پر چینی حکومت کا ہی کنٹرول رہا۔

## اویغور مسلمانوں پر چینی حکومت کے مظالم

اقوام متحدہ نے گزشتہ دنوں سنکیانگ میں وسیع وعریض رقبوں پر پھیلے تربیتی کیمپوں کی موجودگی اور اس میں موجود 10لاکھ سے زائد مسلمانوں کی گرفتاری پر تشویش کا اظہار کیا،اس کے ساتھ

ہی عالمی جرائد و اخبارات نے سنکیانگ میں آباد مسلم اقلیت اویغور کے حالات معلوم کیے اور چینی حکومت کے رویہ پر تحقیق کی جس میں ہوشربا انکشافات سامنے آئے۔

برطانوی نشریاتی ادارہ (بی بی سی) کی رپورٹ کے مطابق اپریل 2017 میں منظور شدہ قوانین کے مطابق سنکیانگ میں عوامی مقامات (ہوائی اڈے،ٹرین اسٹیشن وغیرہ) پر کام کرنے والے ملازمین مکمل لباس پہننے والی خواتین اور داڑھی والے مردوں کو سفر سے روکنے کے پابند ہوں گے۔رپورٹس کے مطابق چینی حکومت کی جانب سے سنکیانگ میں مختلف مساجد ڈھادی گئی ہے اور بعض اسلامی ناموں پر بھی پابندی ہے۔امریکی جریدے بزنس انسائیڈر کے آسٹریلوی شمارے کے مطابق اویغور مسلمانوں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے، ہر جگہ پر سکیورٹی کیمرے نصب ہے۔ناکوں اور محلوں میں تعینات سکیورٹی اہلکاروں کی بھاری نفری مقامی آبادی سے ہر قسم کی تفتیش کرنے کی مجاز ہے۔ ہر اویغور مسلمان کی انگلیوں کے نشانات، آنکھوں اور چہروں کی علامات اور حتی کہ چلنے کے انداز اور خون کے نمونوں DNA سے شناخت کی جاتی ہے۔ مسلمان اپنے موبائل و دیگر ذاتی آلات تفتیش کے لیے پیش کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

## اویغور مسلمانوں پر چینی حکومت کا سخت سیکورٹی

عالمی ادارہ انسانی حقوق (HRW) نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا کہ چینی حکومت نے 200 سرکاری افسران کو اویغور مسلمانوں کے گھر جانے اور ان کے ساتھ وقت گزارنے کے مشن کے لیے مخصوص کیا ہے۔چینی حکام مسلم گھرانوں کے ساتھ ایک دن یا اس سے زیادہ وقت گزارتے ہیں، اس دوران وہ گھریلو سرگرمیوں اور باہمی بات چیت میں شامل ہوکر گھر والوں کی سیاسی سوچ کا اندازہ لگاتے ہیں اور اس متعلق رپورٹ ترتیب دیتے ہیں۔اویغور مسلمان چینی حکام کا دو ماہ میں پانچ مرتبہ استقبال کرنے اور ان کو تمام ذاتی معلومات دینے کے پابند ہوتے ہیں۔

برطانوی جریدے انڈیپنڈنٹ نے چینی حکومت کے اویغور مسلمانوں کے خلاف سلوک کو نسل کشی سے تعبیر کیا، جریدے نے چینی ریاستی جبر کو اویغور مسلمانوں کی ثقافت اور مذہب ختم کرنے کی کوشش قرار دیا۔ جریدے نے خطرناک انکشاف کیا کہ چینی حکام مسلمانوں کو خنزیر کا گوشت کھانے اور شراب پینے پر مجبور کرتے ہیں!! جریدے کا مزید کہنا تھا کہ مسلمانوں کو مرنے کے بعد بھی ان کے حقوق نہیں دیے جاتے، چنانچہ چینی حکومت تکفین و تدفین کے مراسم سے دور رہنے کے لیے لاشوں کو جلا دیتی ہے۔

چینی حکومت کا ظلم صرف چین تک محدود نہیں بلکہ چین سے باہر رہنے والے اویغور مسلمانوں کا بھی تعاقب کیا جاتا ہے، 2015 میں مصر کی حکومت نے جامعہ الازہر میں زیر تعلیم اویغور طلبہ کو چینی حکومت کے حوالہ کیا۔ عالمی میڈیا کے مطابق چین اویغور مسلمانوں کے خلاف غیر انسانی اقدامات کو

جائز قرار دلوانے کے لیے اقوام متحدہ اور سکیورٹی کونسل میں اپنے نفوذ کا استعمال کرتا ہے۔

## اویغور مسلمانوں پر مذہبی شعائر کی ادائیگی پر پابندی

چینی حکومت کا یہ جبر''تربیتی کیمپوں'' سے باہر کی کہانی ہے، کیمپوں کے اندر الگ ہی دنیا آباد ہے۔سنکیانگ میں قیام پذیر اگر کوئی اویغور مسلمان غیر ملکی ویب سائٹ دیکھتا ہے، چین سے باہر رہنے والے اپنے رشتہ داروں سے بات کرتا ہے، اسلامی شعائر کی پابندی کرتا ہے، یا صرف جمعہ کی نماز میں پابندی سے شریک ہوتا ہے تو ان میں سے کوئی بھی فعل جرم تصور کیا جاتا ہے، اور اس جرم کے مرتکب کو تربیتی کیمپ میں گرفتار کرلیا جاتا ہے۔ عالمی جرائد سے بات کرتے ہوئے کیمپ سے رہا ہونے والے مسلمانوں نے بتایا کہ کیمپ میں کھانا کمیونسٹ پارٹی کے نغمہ گانے اور چینی صدر کے حق میں نعرے لگانے کے عوض ملتا ہے، انکار کی صورت میں سخت سزا دی جاتی ہے۔کیمپ میں گرفتار مسلمانوں پر شدید ذہنی دباو ڈالا جاتا ہے، ان کو اپنی ذات کی نفی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، اور بالکل ایک روبوٹ کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور کیا جاتا ہے حتی کہ وہ واقعی روبوٹ کی مانند ہوجاتا ہے۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ کے مطابق ان کیمپوں میں 10 لاکھ مسلمان گرفتار ہیں، اور یہ پابندیاں صرف اویغور قومیت مسلمانوں کے اوپر ہیں، دیگر قومیتوں کے مسلمانوں کو مذہبی شعائر ادا کرنے کی آزادی ہے۔

## چینی حکومت کی ریاستی دہشت گردی عالم اسلام کی خاموشی

چینی حکومت کی اس ریاستی دہشت گردی پر مسلم دنیا بالکل خاموش ہے، دس سال قبل سنکیانگ میں ہونے والے فسادات پر ملائیشیا نے چینی حکومت کے رویہ کی مذمت کی تھی اور ترکی نے اویغور مہاجرین کے لیے اپنے دروازے کھول دیے تھے، تاہم حالیہ واقعات پر کسی اسلامی ملک کی جانب سے کوئی ردعمل نہیں آیا۔ معروف جریدہ بلومبرگ نے ترکی، سعودی عرب، پاکستان، ملائیشیا اور ایران سمیت متعدد اسلامی ممالک سے رابطہ کیا لیکن کسی ملک نے مذمت تو دور کی بات تبصرہ کرنا بھی پسند نہیں کیا۔ برما، فلسطین، شام اور دیگر ممالک میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم سے احساس ہوتا ہے کہ مسلمان انتقام لینے سے عاجز ہے، صرف زبانی کلامی مذمتوں اور بیانات تک محدود ہے، لیکن چینی حکومت کے جبر وظلم کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے اویغور مسلمانوں کو کوئی ترجمان بھی نہیں جو ان کے حق میں صرف آواز ہی اٹھائے۔حکومتوں سے قبل اہل فکر ودانش کی ذمہ داری ہے کہ اس معاملہ کی نشاندہی کریں، کیا بعید کہ ہمارے شور سے اس محیط میں تلاطم پیدا ہوجائے جس کی گہرائی سے پاک چین دوستی موسوم ہے۔

مولانا حامد الحق حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

# دارالعلوم کے شب و روز

## افغان حکومت کے اعلیٰ سطحی سرکاری وفد کی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے اہم ملاقات

یکم اکتوبر کو افغان حکومت کی طرف سے آئے ہوئے ایک اعلیٰ سطحی سرکاری وفد نے جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا سمیع الحق سے ملاقات کی، یہ ملاقات دو ڈھائی گھنٹے تک جاری رہی، وفد میں افغانستان میں مختلف جماعتوں کے سرکردہ حکومتی افراد اور اہم علماء شامل تھے، جن میں سے بعض علماء جامعہ حقانیہ سے فارغ اور مولانا سمیع الحق کے تلامذہ بھی تھے، پاکستان میں افغان سفارتخانہ کے اعلیٰ عہدیدار بھی ملاقات میں شریک تھے، وفد نے مولانا سمیع الحق سے افغانستان کی صورتحال پر تفصیلی بات چیت کی اور مولانا سے قیام امن کیلئے رہنمائی حاصل کرنی چاہی اس ضمن میں وفد نے افغانستان حکومت بشمول شمالی اتحاد اور حکومت کے تمام اتحادی گروپوں کی طرف سے مولانا سمیع الحق کو ثالث بننے کی پیشکش کی اور ان کے ہر فیصلہ کو تسلیم کرنے کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم سب افغان طالبان کی طرح آپ کو اپنا استاد ، رہبر اور باپ کی طرح سمجھتے ہیں۔مولانا نے کہا کہ یہ ایک بین الاقوامی گھمبیر مسئلہ ہے امریکہ سمیت بڑی طاقتیں اسے حل کرنے نہیں دیتیں ، میں اپنے کمزور کندھوں پر اتنی بڑی ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں ڈال سکتا مگر میری دلی خواہش ہے کہ افغان جہاد اپنے منطقی انجام یعنی ملک کی آزادی اور اسلام کی حکمرانی تک پہنچ جائے اور یہ باہمی خون خرابہ بند ہوجائے ،انہوں نے مشورہ دیا کہ پہلے مرحلے میں آپ میں سے چند مخلص علماء افغان حکمران پاکستان اور امریکہ کی مداخلت سے ہٹ کر خاموشی سے کسی خفیہ مقام پر مل بیٹھیں اور متحارب گروہ ایک دوسرے کا نقطہ نظر سمجھ لیں ،مولانا سمیع الحق نے کہا کہ میرے نزدیک اس مسئلہ کا واحد حل افغانستان کے حکمرانوں ،پچھلے دور کے مجاہدین تمام عوام اور طالبان کا ایک نقطہ پر متفق ہوکر ملک کی آزادی اور امریکی نیٹو افواج کا انخلاء ہونا چاہیے۔ اس طرح قابض استعماری قوتیں نکلنے پر مجبور ہوسکتی ہیں،اس کے بعد تمام افغانیوں کو ملک بیٹھ کر ملک کیلئے ایک نظام پر اتفاق کرنا چاہیے اور تمام طبقوں کو افغانستان کی آزادی کے لئے دی گئی لاکھوں افراد کی جانی شہادتوں اور لاکھوں مہاجرین کے دربدر ہونے کی قربانیوں کی لاج رکھنی چاہیے۔

## حضرت مہتمم صاحب کی مصروفیات:

● ۲۴ستمبر ۲۰۱۸ کو جمعیت علماء اسلام اوردفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق صاحب نے بھارتی آرمی چیف کے شرانگیز بیانات پر ملک بھر کے دینی اور سیاسی جماعتوں کی نمائندہ کل جماعتی کانفرنس منعقد کی۔ یہ کانفرنس ۳۰ستمبر بروز اتوار ۲ بجے ظہر اسلام آباد میں منعقد ہوئی،مولانا سمیع الحق نے یہ اعلان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے دور روزہ اجلاس کے اختتامی خطاب میں کیا جو راولپنڈی کے جامعہ عثمانیہ میں جاری تھا،مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اس کانفرنس کا مقصد ملک کے حکمرانوں ،اپوزیشن اور سول سوسائٹی کی طرف سے مکمل یکجہتی کا اظہار ہے کہ یہاں پوری قوم حکمران اورفوج ایک پیج پر ہیں،انہوں نے کہا کہ بھارت کے جارحانہ عزائم اور کشمیر سمیت ہرجگہ مسلمانوں پر ظلم وستم کا ایک ہی علاج جہاد اور صرف جہاد ہے،مگر ہم مغربی اور بیرونی طاقتوں کے دباؤ میں جہاد کے نام لینے سے بھی شرماتے ہیں،اور اسے دہشت گردی کہہ کرمغربی آقاؤں کوخوش کرتے ہیں،قوم کی نئی حکومت سے توقعات ہیں جسے نت نئے ٹیکس لگانے سے مجروح کیا جارہا ہے،انہوں نے دینی مدارس کے بارہ میں نئی حکومت کے حوالہ سے گردش کرنے والی خبروں پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور وزیراعظم سے کہا کہ اسے اصل مسائل کرپشن کے انسداد مجرموں کے احتساب اورغریبوں کے مسائل پر پوری توجہ مبذول رکھنی چاہیے،کورایشو کوچھوڑکرنان ایشوز اورمتنازعہ امور میں الجھانا درباری خوشامدگروں کا پرانا شیوہ ہے،صدرایوب سے لے کر جنرل مشرف اور نوازشریف تک سے دینی مدارس کی خودمختاری سلب کرانے کی سازشیں کی گئیں، وزیراعظم کو دینی مدارس کے ساتھ رائج عصری تعلیمی نظام کالجز اور یونیورسٹیوں کے اصلاح کی بات بھی کرنی چاہیے،جہاں سے بیرسٹر، وکیل، سائنسدان ،انجینئراورڈاکٹر تو نکل جاتے ہیں،مگرسورہ اخلاص پڑھنے سے قاصر ہوتے ہیں، دینی مدارس کے نصاب ونظام سے ہٹ کران مدارس کے بارہ میں ضروری اصلاحی اقدامات پرہم حکومت کے ساتھ مشاورت کے لئے تیار ہیں، انہوں نے وزیراعظم کومشورہ دیا کہ وہ مشرف جیسے حکمرانوں کے درباری لوگوں کے خول سے نکلیں اور سارے فیصلے اپنے کئے گئے وعدوں کی روشنی میں کریں،مولانا نے کہا کہ جمعیۃ کا اول وآخر ہدف ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ اور ملک کوغیروں کے تسلط سے نجات دلانا ہے، مولانا سمیع الحق مدظلہ نے وزیراعظم سے مطالبہ کیا کہ مدارس، مساجداور خانقاہوں سے وابستہ علماء طلباء کو نوازشریف (ن لیگ) حکومت نے مختلف ہتھکنڈوں سے عذاب میں ڈالا ہوا ہے۔سینکڑوں پرامن علماء کوفورتھ شیڈول کے شکنجے میں ہیں ان پر ناجائز اور بے بنیاد مقدمے بنائے گئے ہیں اور بے شمار لوگ اٹھائے گئے جوگمشدہ ہیں،مساجد کے لاؤڈ اسپیکر پر پابندی،عیدالاضحیٰ کے موقع پرکھالیں جمع کرنے پر بیشمار

علماء وطلباء کی گرفتاری ان سارے لادینی اقدامات کا فوری ازالہ نئی حکومت کو کرنا چاہیے، اس طرح مسئلہ ختم نبوت (جو ایمان کی بنیاد ہے) کے خلاف درپردہ سازشوں پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے، توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم وغیرہ اور اس قسم کی باتیں مخالفین کی سازشیں ہیں اور مقصد نئی حکومت کو ختم کرانا ہے، وزیراعظم کو چاہیے کہ ان سارے خطرات سے بچنے کے لئے ٹھوس آزادانہ خارجہ پالیسی اختیار کریں ،مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ملک میں مقیم افغانی بنگالی اور برمی مہاجرین کو پاکستانی شہریت دینے کے اعلانات کو سراہا اور کہا کہ ان اعلانات کو عملی شکل دینا چاہیے۔

## دارالعلوم کے انتہائی مخلص اور جمعیت کے نائب صدر ظہیر الدین بابر کی رحلت

۲۶ ستمبر کو حضرت مہتمم صاحب اور راقم دارالعلوم کے انتہائی مخلص اور جمعیت کے نائب صدر ظہیر الدین بابر کی وفات پر لاہور پہنچے جہاں انہوں نے انکی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم جگر کے ٹرانسپلانٹ کیلئے ہندوستان تشریف لے گئے تھے، مگر وہیں انتقال فرما گئے۔ اللہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## جناب حماد صافی کی دارالعلوم آمد

دارالعلوم حقانیہ کی بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر تقریباً ہر ہفتے کوئی نہ کوئی اہم علمی، سیاسی شخصیات کا آنا جانا لگا رہتا ہے لیکن دارالعلوم کی ستر سالہ تاریخ میں پہلی بار بہت ہی منفرد مہمان اور مقرر جناب حماد صافی معروف ننھا پروفیسر نے دارالحدیث میں ہزاروں طلباء سے عصر حاضر کے جدید چیلنجز اور دینی مدارس کے کردار اور اہمیت پر بہت پرمغز اور عمدہ خطاب کیا۔ حماد صافی صاحب کی عمر صرف گیارہ سال ہے اور وہ اس وقت پی ایچ ڈی کے اعزازی سٹوڈنٹ ہیں اور پاکستان کی مختلف ٹاپ کی سرکاری وغیر سرکاری یونیورسٹیز میں اپنے لیکچرز کی وجہ سے نہایت ہی مقبول ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان آرمی کے ادارہ کے سینئر ترین آفیسرز کو بھی انہوں نے خطاب کیا۔ جناب حماد صافی صاحب نے دینی مدارس میں دارالعلوم حقانیہ کے پلیٹ فارم پر خطاب کرنے کی فرمائش پروفیسر مولانا الیاس حقانی صاحب سے ظاہر کی تھی اس بناء پر برادرم راشد الحق صاحب نے اس عجوبہ روزگار بچے کی ملاقات وخطاب دارالعلوم کے ایوان شریعت ہال میں منعقد کیا اور اس تقریب کو بہت ہی سراہا گیا اور بعد میں انہیں دارالعلوم کا وزٹ بھی کرایا گیا اور حماد صافی نے دینی نصاب تعلیم میں بھی اپنی دلچسپی کا اظہار کیا جس پر مولانا راشد الحق نے انہیں کچھ اہم دینی کتب کے مطالعہ اور دارالعلوم حقانیہ سے ربط جاری رکھنے کی تجویز دی۔ دارالعلوم کے چھوٹے طلبا حتیٰ کہ بڑے درجات کے طلباء نے بھی اس ننھے پروفیسر کی خوداعتمادی، ذہانت اور فنِ تقریر سے نہایت ہی متاثر ہوئے۔

مولانا محمد اسلام حقانی

# تعارف وتبصرہ کتب

● **معارف الفرقان فی تفسیر القرآن** ترجمہ: مولانا عبدالحمید سواتیؒ، تفسیر مولانا عبدالقیوم قاسمی

ضخامت: ج اول ۴۸۴ صفحات (فاتحہ تا العمران) ناشر: القاسمی اکیڈمی، مدرسہ معارف اسلامیہ سعید آباد کراچی

زیر تبصرہ کتاب ''معارف الفرقان'' مولانا عبدالقیوم قاسمی کی تالیف کردہ تفسیر ہے، یہ اس تفسیر کا جلد اول ہے جو ایک مقدمہ اور سورہ فاتحہ سے سورہ ال عمران تک کے مباحث پر مشتمل ہے، بہت سی خوبیوں سے مالا مال یہ تفسیر تیاری کے مراحل میں ہے، یہ تفسیر شاہ ولی اللہؒ کے نہج اور اسلوب کے حامل اور مسلک اہل حق کی ترجمانی کرتے ہوئے زمانہ قدیم وجدید کے باطل نظریات واعتقادات کا قلع قمع کرتے ہیں۔ احکام شرعیہ کو بخوبی بیان فرماتے ہیں، اختصار کیساتھ جامع اور عام فہم زبان میں تفسیر قرآن سکھلاتا ہے۔ علم تفسیر سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے ایک قیمتی سوغات ہے۔

● **عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن (تفسیر مدنی الکبیر)** مؤلف: شیخ القرآن مولانا محمد اسحاق خان المدنیؒ

ضخامت: ج پنجم ۷۲۳ صفحات ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

زیر تبصرہ کتاب ''عمدۃ البیان فی التفسیر القرآن'' مولانا اسحاق مدنیؒ کی تالیفات میں سے ایک اہم تالیف ہے، جو ''تفسیر مدنی الکبیر'' کے نام سے معروف ومشہور ہے، یہ اس تفسیر کی پانچویں جلد ہے، جو سورہ توبہ سے لیکر سورہ یوسف تک ہے، مؤلف کی اس سے قبل بھی دو تفاسیر منظر عام پر آچکی ہیں جس میں زبدۃ البیان فی القرآن، اوجز البیان فی تفسیر القرآن قابل ذکر ہے، یہ تفسیر بھی تقریباً بارہ جلدوں پر مشتمل ہوگی، یہ تفسیر علمی وتفسیری دنیا میں ایک عمدہ اور منفرد نوعیت کا علمی اضافہ ہے اور ایک بڑا وقیع تفسیری کارنامہ ہے۔

● **فتاوی محمدیہ فی الفقہ الحنفی (پشتو)** مؤلف: مولانا مفتی سید حسن حقانی شنواری

ضخامت: ۱۹۵۰ صفحات، ۴ جلد ناشر: دارالعلوم اسلامیہ محمدیہ ماشو خیل پشاور رابطہ نمبر: 03028882691

افتاء اور قضاء کی چودہ سو سالہ تاریخ ہے، فتویٰ یہ ہے کہ مسلمانوں کو نظام حیات میں درپیش

مسائل اور مشکلات کا حل قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں نہایت خوش اسلوبی سے پیش کیا جائے جو سائل کی تسلی کا باعث بنے اور وہ شریعت کے اس حکم سے مطمئن ہوکر اس پر عمل پیرا رہے، فتویٰ پوچھنے اور فتویٰ دینے کا یہ سلسلہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے چلا آرہا ہے، برصغیر پاک وہند اور افغانستان میں قرآن وحدیث اور دیگر علمی خدمات کے ساتھ فتوی نویسی میں بھی مفتیان عظام کی کاوشیں لائق صد تحسین اور قابل قدر ہے ،اس سلسلہ میں مختلف جامعات کے فضلائے کرام کی خدمات محتاج تعارف نہیں، پاکستان میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی علمی، دینی خدمات کی ایک سنہری تاریخ ہے، ہر میدان میں ان کی خدمات ایک مسلم حقیقت ہے ہر دور میں فضلائے حقانیہ نے کتاب وسنت کی حفاظت کا اہم ترین فرض بخوبی سرانجام دیا ہے۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے جس طرح ملک و بیرون ملک قراء، مفسرین، محدثین، مشائخ، مصنفین، مقررین ومناظرین، ادباء وصحافی پیدا کیے ہیں اسی طرح اس عظیم جامعہ نے کثیر تعداد میں مفتیان کرام بھی پیدا کیے ہیں وہ بلاشبہ اپنی مثال آپ ہیں۔ انہیں فضلائے جامعہ حقانیہ میں سے مولانا مفتی سید حسن حقانی شنواری صاحب کا نام گرامی بھی شامل ہے، موصوف کا تعلق افغانستان کے ضلع ننگرہار سے ہے، جامعہ حقانیہ کے قابل قدر فضلا اور متخصصین میں ان کا شمار ہوتا ہے، عرصہ اٹھارہ سال سے جامعہ دارالعلوم اسلامیہ محمدیہ ماشوخیل پشاور کے دارالافتاء کے نگران اور منصب افتا پر فائز ہیں، درس وتدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف کا اعلیٰ ذوق بھی رکھتے ہیں، مختلف فقہی موضوعات پر ان کی کتابیں منصۂ شہود پر آچکے ہیں اور کچھ کتابیں زیر طبع ہے۔

زیر تبصرہ کتاب "فتاوی محمدیه فی الفقه الحنفی" بھی موصوف کی تالیف لطیف ہے، یہ آپ کی بیس سالہ ان فتاوی جات کا مجموعہ ہے جو موصوف کی اپنی قلم سے صادر ہوئے ہیں۔اس فتاوی کے خصوصیات درج ذیل ہے، فتوے دینے میں نہایت احتیاط کے پیش نظر اعتدال اور میانہ روی سے کام لیا گیا ہے، ہر مسئلے کی تصویب اور تصحیح مولانا مفتی سید قمر صاحب (دارالعلوم سرحد) اور مولانا مفتی سیف اللہ صاحب (جامعہ دارالعلوم حقانیہ) سے کیا گیا ہے۔ کتاب کی ترتیب اردو فتاوؤں کی طرز پر رکھا گیا ہے جواب مختصر مگر جامع و مانع ہوتا ہے، ہر جواب مدلل اور معتبر کتابوں کے حوالوں سے مزین ہوتا ہے، حوالے قدیم فقہی ذخیرے اور تفسیر اور حدیث کی کتابوں سے دیئے ہیں، اس کے علاوہ بہت سے خصوصیات سے یہ مجموعہ معمور ہے، چار جلدوں پر مشتمل یہ فتاوی پشتو زبان میں ایک وقیع فقہی اضافہ ہے، پہلی جلد کتاب العقائد پر دوسری جلد عقائد اور کتاب الطہارت اور کتاب الصلاۃ کے مسائل پر تیسری اور چوتھی جلد بھی کتاب الصلاۃ کے مباحث پر مشتمل ہے، فتاوی کے باب میں گرانقدر فقہی اضافہ ہے، خاص کر پشتو زبان

میں ایک عظیم علمی خدمت ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔

● ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ کے دلچسپ سفرنامے مرتب: مولانا نوراللہ فارانی

ضخامت ۱۹۲ صفحات ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہر

زیر تبصرہ کتاب ''ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنی کے دلچسپ سفرنامے'' کا مرتب مولانا نوراللہ فارانی ہیں، اس مجموعہ میں ڈاکٹر صاحب کے سفری مشاہدات اور تاریخی اسفار کا تذکرہ ہے، ایران، بغداد، حرمین شریفین اور فلسطین کے دلکش مناظر کا احاطہ اس کتاب میں کیا گیا ہے، ڈاکٹر صاحب علمی شخصیت کے ساتھ ساتھ ایک جہاندیدہ شخصیت بھی مالک تھے، ان کے سفرناموں کی زبان عام فہم، شائستہ اور شگفتہ ہے، مرتب کتاب نے اس کو نہایت سلیقے سے مرتب کر کے کتابی شکل میں شائع کروادیا اور اردو سفرنامے کی صنف میں قابل قدر اضافہ کردیا، سفرناموں سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔

● مسنون لباس مولف: مولانا سید لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری ضخامت: ۴۶۴ صفحات

ناشر: مکتبہ غفوریہ نزد جامعہ اسلامیہ درویشیہ بی بلاک سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی 03332329310

اسلام کامل دین اور مکمل نظام حیات ہے جو اپنے متبعین کی ہر معاملہ میں مکمل رہنمائی کرتا ہے۔حتیٰ کہ لباس کے آداب بھی اسلامی تعلیمات کے مرہون منت ہیں اور لباس کے معاملہ میں شرعی حدود وقیود کا اہتمام ہر مسلمان پر فرض ہے، لیکن عصر جدید میں مغربی تہذیب کا بول بالا ہے، جدیدیت پسندی کا شور ہے، مسلمانان عالم اس تہذیب کے دلدادہ ہوچکے ہیں، اس تہذیب کی چکاچوند نے اُن سے اپنے روایات اور اقدار اوجھل کردی ہے حتی کہ ان سے اسلامی لباس بھی چھین لینے کی کوششیں ہو رہی ہے، ملبوسات کے اشتہارات کی آڑ میں فحاشی وعریانی کا ایک طوفان برپا ہے، مغربی لباس کی ترویج کا بازار گرم ہے اور اسلامی اور مسنون لباس کو دقیانوسیت تصور کیا جارہا ہے، واضح رہے کہ لباس کی وضع قطع تہذیب کے اہم ترین مسائل میں سے ہے، جس میں اسلام اپنا ایک ایسا لباس متعارف کرواتا ہے جو ستر وحجاب کی تعلیمات کے عین مطابق ہو۔

زیر تبصرہ کتاب ''مسنون لباس'' مولانا لیاقت علی شاہ نقشبندی صاحب کی ایک بہترین تصنیف ہے جس میں انہوں نے اسلامی لباس کی وضع وقطع کے حوالے سے روشنی ڈالی ہے جو کہ ایک فطری اور سادہ لباس ہے۔ مولف موصوف نے اس جامع کتاب میں مسنون لباس کے خدوخال کے حوالے سے تمام امور پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے، ہر بات مدلل اور مستند ہے، نو ابواب پر مشتمل یہ مجموعہ مسنون لباس کی مبحث پر ایک انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتا ہے۔ عام فہم

زبان اور شگفتہ اسلوب کی حامل اس کتاب سے خواص اور عامۃ الناس دونوں یکساں طور پر مستفید ہو سکتے ہیں، اپنے موضوع پر یہ کاوش ایک بہترین تحفہ اور قیمتی سوغات ہے۔

● هدية القاری فی تجوید کلام الباری تالیف: استاذالقرآء قاری بخت منیر مخلص

ضخامت: ۱۶۰ صفحات ناشر: مکتبہ محمدیہ، خوشبو محل دوبیان روڈ خورو چوک صوابی، 03469753328

زیر تبصرہ کتاب "هدية القاری فی تجوید کلام الباری "محترم استاذالقراء قاری بخت منیر مخلص کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے تجوید کے مختلف کتابوں کی آسان تلخیص پیش کی ہے، مؤلف موصوف خود ایک جید قاری اور قراءت سبعہ عشر کے ماہر ہیں، یہ مجموعہ تجوید القرآن سے وابستہ قراء اور اساتذہ وطلبہ کیلئے ایک رہنما کتاب ہے، عوام الناس بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

● افادات وملفوظات عزیزیہ افادات: شاہ عبدالعزیز صاحب دعاجو دہلوی

انتخاب وتالیف: مولانا عتیق الرحمٰن ضخامت: ۱۷۶ صفحات ناشر: القاسمی اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

حضرت شاہ عبدالعزیز دعاجو دہلویؒ معروف اور مشہور ہستیوں میں سے ایک تھے، امت کا درد اور اسکی اصلاح کی فکر کو شاہ صاحب نے اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا، وہ اس فکر ہی میں ہر وقت محو رہتے تھے اور ان کے مجالس میں اصلاحی وعلمی بیانات ہوا کرتے تھے، مولانا عتیق الرحمان صاحب ان کی مجالس میں اکثر شرکت کیا کرتے تھے اور ان کی پر حکمت اور لطیف باتوں سے لطف اندوز ہونے کیساتھ ساتھ اسے ضبط تحریر میں بھی لاتے تھے، زیر تبصرہ کتاب شاہ عبدالعزیز دعاجو دہلویؒ کے ملفوظات وارشادات کا مجموعہ ہے جسے مولانا عتیق الرحمٰن صاحب نے مرتب کیا ہے بظاہر ایک چھوٹی سی کتاب ہے لیکن ان ملفوظات میں بہت سارے علوم کو جمع کیا گیا ہے، بات بات میں علم وعمل کا حسین امتزاج نظر آتا ہے، اہل علم کے لیے یہ قیمتی تحفہ اور انمول سوغات ہے۔

● حدیث کے اصلاحی مضامین مؤلف: مولانا مفتی احمد خانپوری صاحب

ضخامت: ۳۵۶ صفحات ناشر: مکتبہ الایمان کراچی 03323552382

حضرت مولانا احمد خانپوری مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی کے خلیفہ ہیں، موصوف ایک جید عالم دین اور علم وعمل سے معمور شخصیت ہیں، وہ جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات کے استاد حدیث بھی ہیں اور عوام الناس کے اصلاح اور باطنی تزکیہ کا اہتمام بھی اپنے دروس اور ارشادات سے فرماتے تھے، وہ ضلع سورت انڈیا میں ہفتہ وار درس حدیث دیا کرتے تھے جس سے عوام الناس اور خواص یکساں طور پر

مستفید ہوتے تھے، اب مولانا عبدالمنان اور مولانا سلمان صاحبان نے اہل علم اور دینی ذوق رکھنے والوں کیلئے ان افادات کو کتابی شکل میں مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی۔ زیرتبصرہ ''حدیث کے اصلاحی مضامین'' انہیں دروس کا مجموعہ ہے، نہایت عام فہم زبان میں احادیث کے اصلاحی مضامین کا چناؤ کیا گیا ہے، اس کتاب سے عامۃ الناس اور خواص یکساں طور پر مستفید ہوسکتے ہیں اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے انوارات سے اپنے آپ کو مستفیض کرا سکتے ہیں۔

- **خزینۃ عملیات روحانی مع ادویات یونانی** مرتب: جناب حاجی امیر نواب مرحوم

ضخامت: ۲۷۰صفحات ناشر: سہ ماہی تجلیات فرید کانگڑہ، دارالعلوم احناف شبقدر چارسدہ

زیرتبصرہ کتاب ''خزینۃ عملیات روحانی مع ادویات یونانی'' جناب امیر نواب مرحوم کی تصنیف لطیف ہے، جس میں انہوں نے پانچ علوم کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے، حصہ اول علمیات، حصہ دوم ادویات رجال، حصہ سوم، ادویات نساء، حصہ چہارم ادویات اطفال، حصہ پنجم اقوال زریں، یقیناً یہ پشتو زبان میں اپنے موضوع پر قیمتی کاوش اور بکھرے موتیوں کا ایک بہترین مجموعہ ہے۔

- **دعا و تقدیر** مؤلف: محترمہ سیدہ خیرالنساء بہتر صاحبہ مرحومہ

ضخامت: ۸۸صفحات ناشر: مجلس نشریات اسلام، ناظم آباد کراچی

تمام مسلمانوں کا بحیثیت مسلمان یہ عقیدہ ہے کہ نظام عالم کو چلانے والا اور کائنات کی ہر چیز کا مالک صرف اور صرف ایک ہی معبود برحق ہے، جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کچھ اللہ کی مشیت و ارادے سے ہوتا ہے، اس کو عقیدہ تقدیر کہا جاتا ہے اور تقدیر کی ایک قسم دعاؤں سے تبدیل بھی ہوجاتی ہے، تقدیر پر ہر مسلمان کا ایمان لانا ضروری ہے، دعا و تقدیر کے اس اہم مسئلہ کی وضاحت کے لئے مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ خیرالنساء مرحومہ کی یہ مختصر سی کتاب بہت اہم ہے۔

زیرتبصرہ کتاب ''دعا و تقدیر'' میں مؤلفہ مرحومہ نے دعا کی تاثیر، تقدیر کی کارفرمائی اور اپنے رویائے صادقہ اور مبشرات لکھے ہیں، یہ کتاب انہوں نے اس غرض سے لکھی ہے کہ جو لوگ دعا کی اہمیت نہیں سمجھتے اور اس کے فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں وہ اس کو دیکھ کر اپنی خام خیالی سے باز رہیں اور دعاؤں کے ذریعے سے اپنے آپ کو بہرہ ور کریں۔ اپنے موضوع پر بہترین معلوماتی اور علمی کتابچہ ہے ہر خاص و عام اس سے مستفید ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو مرحومہ کے حق میں رفع درجات کا وسیلہ بنائے۔